هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الرابع من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

کلیدِ جدید ۴

عکسی

برائے

عربی کا معلّم (حصہ چہارم)

مؤلفہ :- مولوی عبدالستار خاں

ناشر

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی ۱

هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الرابع من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

یعنی

کلیدِ جدید

برائے

عربی کا معلم حصہ چہارم

مصنفہ

مولوی عبد الستار خان

ناشر

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب المعروف بہ عربی کا معلم کے حصہ چہارم کی یہ کلید ہے امید ہے کہ اُن شائقینِ عربی کے لئے جو بطورِ خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اچھی معاون ہوگی ؛

چونکہ تین حصے پڑھ لینے کے بعد طالب علم میں کافی استعداد پیدا ہو چکی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کلید میں آسان مشقوں کا ترجمہ چھوڑ دیا جائے ؛

جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ پڑھے ہوئے اسباق کی مدد سے ہر ایک مشق کا ترجمہ اور سوالات کے جوابات خود ہی لکھا کرے بعد میں کلید سے مقابلہ کر لیا کرے۔ فرق معلوم ہو تو وجہ سمجھنے کی کوشش کرے پھر اپنی غلطی درست کر لیا کرے ؛

مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ کلید اپنے پاس نہ رکھیں بلکہ اپنی غلطیاں اپنے معلم سے سمجھ لیا کریں۔ البتہ حضراتِ معلمین بوقت ضرورت کلید کا استعمال کر سکتے ہیں ؛

الغرض اس عاجز سے تسہیلِ عربی کے لئے جو کچھ ہو سکا کیا اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے ! اور طالبینِ عربی کے لئے حقیقۃً آسانی اور ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین !

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشق ۶۷ (عربی سے اردو)

اِس سے پیشتر کی مشقیں کلید اوّل و دوم اور سوم میں لکھی جا چکی ہیں!

(۱) کیا تو یہ جانتا ہے کہ کتنے پارے ایک قرش کے مساوی ہوتے ہیں؟	چالیس پارے ایک قرش کے برابر ہوتے ہیں۔
(۲) کتنے قرش ایک گینی (پونڈ) کے ہوتے ہیں؟	ایک گینی ۱۰۰ سَو قرش کے برابر ہوتی ہے۔
(۳) کتاب سیرۃ النبی کتنے میں خریدی؟	میں نے یہ کتاب تین ۳ جلدوں میں بارہ ۱۲ روپے میں خریدی
(۴) واللہ سستی ہے اس زمانے میں [اس وقت میں] وہ مہنگی نہیں ہے۔	بھائی تم نے ٹھیک کہا۔ اور میں نے شیخ الاسلام ابن القیم کی کتاب زاد المعاد گیارہ ۱۱ روپے میں خریدی۔
(۵) بخدا غنیمت [ایک لوٹ] ہے کیونکہ یہ کتاب نادر الوجود ہوگئی ہے کسی قیمت پر نہیں مل رہی ہے، اور تم نے یہ کتاب خریدی کہاں سے؟	میں نے بمبئی میں مکتبہ قیمہ سے خریدی دوسرے کتب خانوں کی نسبت وہاں کتابیں ارزاں فروخت کی جاتی ہیں۔
(۶) جناب اس ترکی ٹوپی کی کیا قیمت ہے؟	صاحب پینتیس ۳۵ قرش میں [فروخت کی جاتی ہے]۔

(۷) بخدا وہ بڑی مہنگی ہے میں تو صرف پچیس[۲۵] قرش دوں گا۔	کیا آپ نہیں دیکھتے کہ بازار کتنے چڑھ گئے ہیں اور چیزیں کتنی گراں ہوگئی ہیں۔ اور مزدوری کس قدر زیادہ ہوگئی ہے۔
(۸) اچھا حضرت! تیس[۳۰] قرش لے لیجئے۔ والسّلام۔	بہت اچھا ٹوپی لے لیجئے اور پیسے دیدیجئے۔ خدا مبارک کرے۔
(۹) انجمن اسلامیہ کے سالانہ جلسے میں کتنے حاضرین تھے؟	اُن کی تعداد تقریباً دوہزار آٹھ سو[۲۸۰۰] نفر تک پہنچی ہوگی۔
(۱۰) کیا آپ جانتے ہیں اخبار الفتح کا سالانہ چندہ کیا ہوگا؟	میرا خیال ہے کہ اُس کا چندہ پچاس[۵۰] قرش سے زیادہ نہ ہوگا۔
(۱۱) اور اعلان [اشتہار] کی اُجرت کیا ہے؟	ہر ایک سطر کے عوض میں ایک قرش۔
(۱۲) اِس کشادہ مکان کے لئے آپ نے کتنے روپے دیئے؟	جناب! میں نے اِس کے مالک کو پانچہزار چارسو پچانوے روپے دیئے۔
(۱۳) اس مکان کا رقبہ کیا ہے؟	اِس کا رقبہ دس ہزار دو سو مربع گز سے کچھ اُوپر ہے۔
(۱۴) اور اپنا باغ کتنے میں بیچا؟	میں نے وہ بارہ ہزار روپے میں فروخت کیا۔
(۱۵) بخدا آپ کا لین دین نفع بخش رہا۔	میرے پیارے بھائی! آپ نے

	ٹھیک کہا۔ اللہ آپ کو برکت دے۔

مشق نمبر ۶۸ (قرآن سے)

(۱) بیشک تمہارا معبود ایک خدا ہے (۲) اللہ کے ہاں تو مہینوں کی گنتی کے بارہ مہینے ہیں (۳) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے (۴) ابا جان میں نے [خواب میں] گیارہ ستارے دیکھے (۵) بدکار عورت اور بدکار مرد ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ (۶) شبِ قدر [فضیلت میں] ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۷) کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں ڈالی۔ جو اپنے گھروں سے [ڈر کے مارے] نکل پڑے تھے [بھاگ گئے تھے] حالانکہ وہ ہزاروں [کی تعداد میں] تھے (۸) پھر ہم نے اس [یونس] کو ایک لاکھ بلکہ زائد [آدمیوں] کی طرف بھیجا (۹) [اے پیغمبر! یاد کرو] جب کہ تم [جنگِ بدر کے موقعہ پر] مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار اُتارے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے؟ (۱۰) اونٹوں میں سے دو اور گائے بیلوں میں سے دو (۱۱) روم [رومی لوگ] قریب کی سرزمین (ملکِ فارس) میں مغلوب ہوگئے اور [لیکن] وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند ہی برسوں کے اندر [ایرانیوں پر] غالب آجائیں گے۔

مشق نمبر ۶۹ (اردو سے عربی)

(۱) كَمْ مِنَ الْمَوَاشِيْ عِنْدَكُمْ؟	عِنْدَنَا مِئَتَا بَقَرَةٍ وَبِضْعَةٌ وَخَمْسُوْن

سوال	جواب
	جملاً وخمسٌ وعشرون شاۃً۔
(۲) بِکَمْ تَبِیعُ ھٰذَا الکتابَ یا شیخ	بِعشرِ رُبِیّاتٍ۔
(۳) ما ھو برخیصٍ بل ھو غالٍ، انا اُعطی تسع رُبیّات لا غیرُ	یا اخی لیس ھو بغالٍ طَیِّب اُخُذِ الکتاب وھاتِ الفلوس. بارک اللہ۔
(۴) بکم اشتریتَ ھٰذا الکتابَ؟	اشتریتُہٗ باثنتَی عشرۃَ رُبیۃً
(۵) ما ھو قیمۃ الاشتراکِ فی مجلّۃِ الفرقانِ؟	اَظُنُّ اَنَّ قیمۃ الاشتراکِ فیھا لا فوقَ تسعِ رُبیّاتٍ عن سنۃٍ (یا سنویًّا)
(۶) بکم تُباعُ تلک الدّارُ؟	ستُباعُ تلک الدّارُ بخمسۃ عشرَ اَلفَ رُبیۃٍ واَربعِ مئۃٍ وخمسین رُبیۃً یا بخمسین واَربعِ مئۃٍ و خمسۃَ عشرَ اَلفَ رُبیۃٍ۔
(۷) ما ھی مَساحۃُ تلک الدّار	مَساحتُھا تبلغ نحوَ خمسِ مئۃِ ذراعٍ من الاَذرُعِ المربّعۃِ۔
(۸) ھل تعلم ما ھو عددُ المسلمین فی العالم	عدد المسلمین نحو سبعمائۃِ مَلیونٍ منھم مئۃ مَلیونٍ فی الھند۔
(۹) کم من الاولاد فی مدارستکم؟	اربعمائۃ طالبٍ ونَیِّفٌ فی مدرستِنا۔

مشق نمبر ۷۱

(۱) قرآن شریف کی پہلی سورت کا نام سورۃ الفاتحۃ ہے۔ (۲) اسماء عدد کی تعلیم چوالیسویں پنتالیسویں اور چھیالیسویں سبق میں پائی جاتی ہے۔ (۳) کتنے

بجے اپنی تشریف آوری سے ہمیں شرف بخشیں گے؟ (۴) میں انشاء اللہ آٹھ بجے آپ کے پاس حاضری کا شرف حاصل کرونگا۔ (۵) میں آپ کے مکان پر سوا نو بجے آپہنچا۔ اور آدھ گھنٹے آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ اور پونے دس بجے [آپ کے] مکان سے روانہ ہوگیا۔ (۶) پونا شہر ریلوے کے ذریعے ہمارے ہاں سے تقریباً پانچ گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔ (۷) ہم ٹرین میں سوار ہوتے اور چار گھنٹے گزرنے کے بعد وہاں پہنچے۔ (۸) افریقہ سات حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا حصہ ان بلاد پر مشتمل ہے جنھیں دریائے نیل سیراب کرتا ہے۔ اور ان میں مصر اور سوڈان شامل ہیں۔ اور دوسرا حصہ بلادِ مغرب کا ہے اور اس میں الجزائر اور مراکش شامل ہیں۔ تیسرا حصہ مشرقی افریقہ کا ہے جس میں زنجبار ہے، چوتھا وسطی [درمیانی] افریقہ۔ پانچواں مغربی افریقہ۔ چھٹا جنوبی افریقہ اور اس میں کیپ کالونی ہے۔ ساتواں حصہ وہ جزائر ہیں جو اس برِ اعظم کے تابع ہیں (۹) تو اس تربوز میں سے دو تہائی لیلے اور آخری تہائی حصہ میں لیلوں گا۔ (۱۰) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو میری ماں نے اس میں سے آٹھواں پایا باقی میں سے مجھے دو خمس (۲/۵) ملے اور ایک خمس میری بہن کو ملا، اور باقی کے دو خمس میرے بھائی کو ملے (۱۱) صبح کو لشکری سپاہی تین تین، چار چار ہو کر نکلتے ہیں، اور ہم شام کو مدرسے سے دو دو، تین تین ہو کر نکلتے ہیں (۱۲) لڑکیاں مدرسہ میں ایک ایک ہو کر داخل ہوئیں۔ (۱۳) میں نے قرآن مجید کئی بار پڑھا اور ہر مرتبہ میں نے یہ محسوس کیا کہ گویا میں اسے پہلی مرتبہ پڑھ رہا ہوں (۱۴) میں آج مدینہ منورہ میں آٹھویں دفعہ داخل ہوا ہوں اور ہر دفعہ ایک مہینہ اور چند روز

وہاں مقیم رہا ہوں (۱۵) میں نے شام [ملک شام] کی زیارت پہلی بار کی ہے۔ اور اللہ نے چاہا تو دوبارہ وہاں لوٹوں گا۔ (۱۶) بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔ لیکن قاہرہ جیسا کوئی شہر میں نے نہیں دیکھا جو ملکِ مصر کا پایہ تخت ہے۔

مشق نمبر ۷۲ (قرآن سے)

(۱) وہ کہیں گے کہ وہ [اصحابِ کہف] تین ہیں اور چوتھا اُن کا کُتا۔ اور یہ بھی کہیں گے کہ [اصحابِ کہف] پانچ ہیں اور چھٹا اُن کا کُتا (۲) جبکہ ہم نے بھیجا اُنکی طرف دوؔ [پیغمبروں] کو تو اُنھوں نے [کافروں نے] اُن کو جھٹلایا پھر ہم نے ان دوؔ کی تائید تیسرے [پیغامبر] سے کی۔ (۳) بڑی جماعت [ہوگی] پہلے لوگوں میں سے اور تھوڑے ہوں گے پچھلے لوگوں میں سے۔ (۴) تمہارے لئے اُس ترکے کا [چھوڑے ہوتے مال کا] آدھا حصّہ ہے جو تمہاری بیبیوں نے چھوڑا ہے۔ بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر اُن کی اولاد ہو تو تمہارے لئے اس مال کا چوتھا حصہ ہے جو اُنھوں نے چھوڑا ہے (۵) اور ان [بیبیوں] کے لئے اس مال کا چوتھائی ہے جو تم نے چھوڑا ہے۔ (۶) اور اس کے [میت کے] ماں باپ کے لئے ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصّہ ہے۔ (۷) اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ [میراث میں سے] مَرد کے لئے دوؔ عورتوں کے برابر [حصہ] ہے پھر اگر عورتیں دوؔ سے زیادہ ہوں تو اُن سب کے لئے تَرکے کی دوؔ تہائیاں ہیں۔ (۸) پھر عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو (۹) تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آئے جس طرح ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ (۱۰) کیا وہ

نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایکبار یا دو بار مصیبت میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے (۱۱) اِسی [مٹی] سے ہم نے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں تمھیں لوٹا دیں گے اور [پھر] اسی میں سے دوسری مرتبہ نکال کھڑا کردیں گے ۔

مشق نمبر ۳۷ (اُردو سے عربی)

(۱) قد کُتِب بیانُ الاسماءِ الموصولةِ فی الدرس الثانی والاربعینَ من هٰذا الکتاب (۲) إنّ السورةَ الثانیةَ من القرآن سورةُ البقرة (۳) سأذهبُ الی المدرسة بعدَ الساعةِ الرابعة (۴) قرأتُ بالامس الحکایةَ الاُولیٰ والثانیةَ والثالثةَ من کتابِ اَلفُ لیلةٍ ولیلةٌ[1] وَ اقرأ غداً الحکایَةَ الرابعةَ والخامسةَ والسادسةَ (۵) خذ من هٰذا الثوب ثلثةَ ارباعٍ وآخذُ اَنَا منه الرُّبُعَ (۶) قُسِمَ ما ترکَ ابی من المال فوجدت اُمّی منه الثُّمُنَ وانا وجدتُ السبعةَ اَثْمانٍ الباقیةَ [یا انا وجدتُ الاَثمانَ السبعةَ الباقیةَ] (۷) قد صعد العسکریون علی جدار القلعةِ فُرادیٰ ومَثنیٰ (۸) دخلنا المدرسةَ رُباعَ ومَخمَسَ وخرجنا مثنیٰ وثُلاث (۹) رکبتُ القطارَ من بمبائی فی الساعةِ الاولیٰ وبلغتُ ناسك فی الساعة الرابعة (۱۰) تبعد بلدة ناسك عن بمبائی نحو اربع ساعاتٍ (۱۱) رأیت هٰذا البلد المرّة الاُولیٰ (۱۲) قرأت هٰذا الکتاب مِراراً و وجدته نافعاً جداً (۱۳) جئتُ الیومَ الی بمبائی للتجارة المرّة العاشرة

---

[1] اسم علم مرکب ہو تو اس کے پہلے جزو کو اکثر اعرابی تغیر سے محفوظ رکھا جاتا ہے مثلاً اَلفُ لیلةٍ ایک کتاب کا علم ہے تو کتابُ اَلفُ لیلةٍ میں الف کا ضمہ محفوظ رہتا ہے ہاں عبدُ اللّٰہ جیسے اسموں میں تغیر ہو جاتا ہے ۔ کتابُ عبدِ اللّٰہ کہہ سکتے ہیں ۔

واقمنا ھھنا فی کل مرۃ سنۃً وبضعۃ اشھر (۱۴) حج جدّی خمس مرات وفی المرۃ السادسۃ توفی فی مکۃ [غفر اللہ لہ] (۱۵) کم من بلدۃٍ سِرْنَاھا لکن ما رأینا بلدۃً مثل بمبائی ۔

مشق نمبر ۴۷ (عربی سے اُردو)

(۱) ہمارے آقا اللہ کے رسول حضرت محمدؐ [اُن پر اللہ کا درود اور سلام ہو] عام الفیل میں بتاریخ ۱۲؍ ربیع الاوّل مطابق ۲۹؍ اگست ۵۷۰ء بمقام مکہ (معظمہ) میں پیدا ہوئے۔ اور آپؐ جب چالیس سال کو پہنچے اللہ تعالیٰ نے انھیں نبوت کے لئے اور اپنا پیغام [لوگوں کو] پہنچانے کے لئے منتخب کرلیا تو آپؐ نے تیرہ سال تک اپنی قوم کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دی۔ لیکن ان میں سے چند کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ بلکہ آپ کو ایذا پہنچائی! اور آپ کے قتل کا ارادہ کرلیا تو آپؐ نے اللہ کے حکم سے ۱۶؍ جولائی ۶۲۱ء کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اسی تاریخ سے سنہ ہجری کی ابتدا ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی مدد فرمائی اور آپ نے تمام عرب سے کفر و ضلالت کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ اور ان کو دینِ اسلام کے ایک ہی دین میں پرو دیا۔ اور دس سال کے اندر اللہ کے کلمہ کو بلند کردیا۔ [اللہ کا بول بالا کردیا] پھر [اپنا کام کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد] بروز دوشنبہ ۱۲؍ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو ٹھنڈی آنکھوں [بالکل اطمینان کے ساتھ] آنحضرتؐ نے وفات پائی، اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر اور اُن کے تمام پیروؤں پر رحمت نازل فرمائے۔ (۲) میں نے یکم ماہ

ذی القعدۃ الحرام ۳۶۱ھ کو حجاز کے لئے سامانِ سفر کی تیاری کی۔ اور اُس ماہ کی آخری تاریخ کو میں مکہ معظمہ پہنچ گیا، اور ذی الحجۃ الحرام کی نویں تاریخ کو حج ادا کیا، اور تھوڑے دن وہاں ٹھیرا۔ پھر مسجدِ نبوی اور آنحضرت ﷺ کی قبر کی زیارت کے لئے یکم محرم الحرام ۳۶۲ھ کو مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ (۳) ہمیں آپ کا گرامی نامہ روز دوشنبہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۴۴ء کا لکھا ہوا موصول ہوا۔ اور وہ ہمارے پاس اس خط کا جواب ہے جو روز سہ شنبہ ۳۰ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۲ھ کو ہم نے آپ کی طرف بھیجا تھا (۴) عمرو بن العاص متوفی ۴۳ھ وہ شخص ہے جس نے ۲۰ھ میں خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مصر فتح کیا تھا [اللہ اُن دونوں سے راضی ہو] (۵) حسن بن علی رضی اللہ عنہ نصف رمضان ۳ھ میں پیدا ہوئے اور جتنے اقوال آپ کی ولادت کے متعلق کہے گئے ہیں۔ ان سب میں زیادہ صحیح یہی قول ہے۔ (۶) خلیفۂ دوم عمر ابن خطاب [رضی اللہ عنہ] پہلے خلیفہ ہیں جو امیر المؤمنین [مسلمانوں کا سردار] کے لقب سے پکارے گئے، جس روز وہ مسلمان ہوئے اس روز سے اسلام کو غلبہ ہوا۔ اسی لئے انہیں فاروق کا لقب دیا گیا، وہ بڑے عالم، فقیہ اور پرہیز گار تھے۔ عدل، عقل، تدبیرِ ممالک اور حُسنِ سیاست میں کوئی شخص اُن کے درجے کو نہیں پہنچا۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے "میں عمر رضی اللہ عنہ کو سمجھتا ہوں کہ وہ علم کا ۹/۱۰ حصہ لے گئے ہیں۔" انہوں نے تمام دنیا کو امن اور انصاف سے بھر دیا۔ بدھ کے دن ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو ابولؤلؤۃ مجوسی نے مدینہ میں اُنہیں خنجر مار دیا اور یکم محرم ۲۴ھ کو وفات پائی۔

اور نبی صلعم کی قبر کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ (۷) میرے والد نے [اللہ اُن پر رحمت فرمائے] حج کے بعد ۱۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۰۸ھ مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ جب کہ میری عمر قریبًا دس سال کی تھی۔ (۸) میرا بڑا لڑکا محمد جمعہ کی صبح ۹ رمضان موافق ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا۔ (۹) فصل ربیع کا آغاز ۲۱ مارچ سے اور موسم گرما کا ۲۱ جون سے اور فصل خریف کا ۲۱ ستمبر سے اور موسم سرما کا ۲۱ دسمبر سے ہوتا ہے۔ (۱۰) ہمیں لندن کے اخباروں نے خبر دی کہ اِس عالمگیر جنگ میں ستمبر ۱۹۳۹ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک صرف انگلستان میں بموں سے چالیس لاکھ سے زیادہ مکانات منہدم ہو گئے۔ لیکن روس، بلجیم، فرانس، اٹلی، پولینڈ، یونان، آسٹریا، جرمنی اور اُن کے ماسوا ترقی یافتہ یورپی ممالک میں [جو مکانات گرے ہوں گے] تو ان کی نہ حد ہے نہ شمار۔ اے ہوشیار طالب علم اس پر سے لاکھوں فوجی اور غیر فوجی نفوس کی تباہی کو قیاس کر لے [یہ اللہ کا غضب ہے] تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اُس کے غضب سے۔

(۱۱) شادی کے دعوتی رقعہ کا خاکہ۔

اللہ کی تعریف اس کی نعمتوں پر اور اس پاک ذات پر توکل کرتے ہوئے ہم نے اپنے لڑکے رشید کی شادی آنسہ [مس] جمیلہ بنت خواجہ عبداللہ دھلوی کے ساتھ قرار دی ہے بمقام جُنَیْنَۃُ الحَفَلاتِ [مجلسوں کا باغ] محمد علی روڈ بعد عصر جمعہ کے دن چودھویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ میں واقع ہوگا۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہمیں اور مجلس کو مشرف

فرمائیں گے۔ [دُعا ہے کہ] آپ ہمیشہ سرور کا مظہر اور خوشیوں کی رونق بنے رہیں۔
الدَّاعی: آپ کا مخلص فلاں

مشق نمبر ۷۵ (اُردو سے عربی)

(۱) کتبتُ الی حضرتکم کتابا فی الیوم العشرین من المحرم الحرام سنۃ ۱۳۶۳ھ اَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ وصل الیکم (۲) وصل الینا کتابکم العزیز المؤرخ بیوم الاحد الثالث من صفر المظفر ۱۳۶۳ھ الموافق الثلثین من ینایر سنۃ ۱۹۴۴ء (۳) مصنِّفُ تفسیر تبصیر الرحمٰن ھو الشیخ مخدوم علی الفقیہ المہائمی المتوفی ثامنَ جُمادی الاُخْرٰی سنۃ ۸۳۵ھ (۴) دَخل اخی الکبیرُ فی عساکر الھند عاشرَ ینایر سنۃ ۱۹۴۰ء واُرسِلَ الی مُحاربۃ افریقیۃ فلما فتح الانکلیز افریقیۃ رجع مع السلامۃ والعافیۃ خامسَ عشرۃَ من شھر یونیو سنۃ ۱۹۴۳ء فللّٰہ الحمد (۵) سَاَحْضُرُ فی خِدمتِکم انشاء اللّٰہ فی غرّۃ الشھر الآتی۔

دَعْوَۃُ عَقْدِ الزَّوَاجِ

(۶) نُبَشِّرُکم بفضل اللّٰہ تعالٰی انہ قد تقرَّرَ زواجُ اخینا الصغیر جلیل مع الآنسۃ زھراء کریمۃ السید بدران المدنی وینعقد محفلُ الزواج فی التاریخ الحادی والعشرین من شھر شعبانَ المعظم سنۃ ۱۳۶۵ھ فی بیگ محمد باغ بشارع محمد علی۔ نرجو اَنْ تکملوا مسرتنا۔ بوجودکم والسلام۔

الدَّاعی مخلصکم۔ خلیل

ایک خط باپ کی طرف سے بیٹے کو اُسے تنبیہ کے طور پر چال چلن کے نمبروں کی کمی پر

پیارے بیٹے ! تجھ پر اللہ کا سلام اور رحمت اور اسکی برکتیں۔
میرے پاس [تمہارے] مدرسہ کے صدر مدرس [یا پرنسپل] کی طرف سے گزشتہ تین مہینوں کی تعلیم کی رپورٹ آئی ہے۔ جو ان نمبروں پر مشتمل ہے جس کے [مذکورہ مدت میں] تم مستحق ہوئے ہو۔ تو میں نے دیکھا۔ تمہارے تعلیمی کاموں کے نمبر تو اچھے اور پسندیدہ ہیں۔ لیکن تمہارے حُسنِ سلوک [چال چلن] کے نمبر کم اور نکمے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف ۱۰/۳ ہیں۔ اور کھُلی بات ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکا میری نظر میں پسندیدہ ہونا بالکل بعید ہے۔ کیونکہ جو علوم تم سیکھ رہے ہو۔ اگرچہ ضروری ہیں۔ لیکن تہذیب [اخلاق کی درستی] کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ [بے قدر ہیں] میں نے قدرت کی آزمائش اور دراز تجربے کے بعد معلوم کر لیا ہے کہ تعلیم میں کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ تہذیب سے ملی ہوتی نہ ہو اس لئے کہ انسان انسان ہی نہیں سمجھا جاتا چہ جائیکہ مسلمان سمجھا جائے۔ مگر اسی وقت جبکہ اس کے اخلاق اچھے ہوں اور اُس کے اوصاف کامل ہوں۔ سخت افسوس ہے کہ ہمارے اِس زمانے میں تہذیب اخلاق کو اکثر مدارس میں درگزر کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اے پیارے بیٹے میں نے تمھیں [اور کسی مدرسہ میں] نہیں بھیجا مگر اسی مدرسہ میں جو اچھی تعلیم اور اصلاحِ آداب و تہذیب میں نام پا چکا ہے، تاکہ تم اپنے نفس کی اصلاح کر لو۔ اور اپنے اخلاق کو مہذب [درست] کر لو۔ اور اگر تم مجھے خوش کرنا اور میرے غصے کے آثار کو دُور کرنا چاہتے ہو تو کوشش کرو کہ اچھے چال چلن میں تم ہمیشہ اول درجے کے نمبر پاتے رہو۔ کیونکہ یہ چیز مجھے علم سے زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے۔ والسلام۔

تمہارا باپ عبید اللہ۔

مشق نمبر ۷۶ (عربی سے اُردو)

(۱) سعید! کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں جناب! میرے پاس گھڑی ہے۔
(۲) ابھی کتنے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں پانچ بجکر بیس منٹ ہیں۔
(۳) تم کتنے بجے گھر سے نکلے تھے؟	مَیں پونے پانچ بجے نکلا تھا۔
(۴) تم گھنٹے اور منٹ کیسے پہچانتے ہو؟	گھنٹے چھوٹی سوئی سے اور منٹ بڑی سُوئی سے پہچانتا ہوں۔
(۵) اچھا! تمہاری گھڑی میں سیکنڈ کی سوئی ہے؟	ہاں جناب! اس میں سیکنڈ کی سوئی ہے۔
(۶) کیا تم جانتے ہو کتنے سیکنڈ کا منٹ ہوتا ہے؟	ساٹھ سیکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے۔
(۷) کتنے منٹ ایک گھنٹہ بناتے ہیں؟	ساٹھ منٹ ایک گھنٹہ بناتے ہیں۔
(۸) کتنے گھنٹوں سے رات دن بنتے ہیں؟ [ایک رات اور دن کے کتنے گھنٹے ہوتے ہیں؟]	چوبیس گھنٹے رات اور دن بناتے ہیں۔ [ایک رات اور دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے]
(۹) کیا رات اور دن ہمیشہ برابر ہوتے ہیں؟	ہرگز نہیں ایسا نہیں ہوتا بلکہ گرمیوں میں دن [رات کی نسبت] زیادہ بڑا ہوتا ہے اور سردی کے موسم میں رات [دن کی نسبت] زیادہ دراز ہوتی ہے۔
(۱۰) بہت خوب! اچھا بیٹا اب دیکھو کیا بجا ہے؟	جناب! اب پانچ بجکر بیس منٹ ہوتے ہیں۔
(۱۱) بہت اچھا! کیا تمہیں یاد ہے تمہاری	جی ہاں! میری عمر آج چودہ سال چھ

عمر کے سال کی ہے؟	مہینے اور چند دنوں کی ہے۔
(۱۲) کیا تمہارا بڑا بھائی سن رُشد کو [سمجھ بوجھ کی عمر کو] پہنچ گیا ہے؟	جی ہاں! ماشاء اللہ وہ آج بیسویں سال میں ہے۔
(۱۳) اور تمہاری چھوٹی بہن کی عمر کتنے سال کی ہے؟	جناب! وہ آئندہ ماہ نو سال کی ہو جائے گی۔
(۱۴) کیا تمہارے چچا حسن پاشا کی صاحبزادی کی عمر دس سال کو پہنچ گئی؟	میرا خیال ہے کہ دس سال کی نہیں ہوئی وہ اب تک نویں سال میں ہے۔
(۱۵) شاباش! خوب کہا۔ اللہ تم میں برکت دے۔	آپ بھی میرے شفیق اُستاد [تعریف کے لائق ہیں] اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض ہمیشہ جاری رکھے۔
(۱۶) سعید! اس چھوٹے پن میں تیری سمجھ بوجھ سے میں بہت خوش ہوا مجھے اُمید ہے کہ جب تو جوان ہوگا تو قوم کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔	آمین! اللہ تعالیٰ آپ کی اُمید کو حقیقت بنا دے [واقع میں ایسا ہی کر دے] اور مجھے اسلام اور مسلمانوں کا خادم بنا دے۔

مشق نمبر ۷۷

(۱) ہم صبح سویرے فجر کی نماز پڑھنے، ناشتہ کرنے اور چائے پینے کے بعد بمبئی کے ہوائی اڈے سے ایک ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ طیارہ سات بجکر دس منٹ پر اُڑا اور اُڑتا ہی رہا۔ حتیٰ کہ ٹھیک بارہ بجے دہلی کے ہوائی اڈے پر پہنچ گیا۔ ہم ہوائی جہاز سے اُترے۔ اور سوا گھنٹہ میں ضروری کاموں سے فارغ

ہوگئے۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور آرام کے لئے کچھ لیٹ گئے۔ اس کے بعد ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لیں۔ پھر اسی ہوائی جہاز میں ساڑھے تین بجے دہلی سے لوٹے، تو ساڑھے آٹھ بجے اپنے گھر پہنچ گئے اور مغرب اور عشار کی نمازیں اکٹھی پڑھ لیں۔ پھر کھانا کھایا اور کچھ ٹہلنے لگے۔ تھوڑی دیر میں اپنی خوابگاہ [سونے کے کمرے] میں لوٹ آئے [اور سوگئے]۔ پس تمام اوصافِ کاملہ سے آراستہ اور تمام نقائص سے پاک وہ ذات ہے جس نے دریا، بجلی اور ہواؤں کو ہمارا تابعدار بنادیا ہے اور ہمیشہ صبح شام ہم پر اپنی نعمتیں برساتا رہتا ہے۔ (۲) طلوع آفتاب ۲۷ ستمبر کو پانچ بجکر ۵۰ منٹ پر ہوتا ہے اور غروب چھ بجکر ۵۶ منٹ پر (۳) آج سورج ساڑھے چھ بجے نکلا اور سات بجکر ۴۲ منٹ پر ڈوب گیا (۴) میرے پاس ایک نوجوان تھا جس کی عمر سترہ ۱۷ سال سے زیادہ نہ تھی۔ (۵) میرے بڑے بھائی کی عمر پچیس سال اور گیارہ مہینے کی ہے اور ماہِ رمضان کے وسط میں وہ چھبیس ۲۶ سال کا ہوجائیگا (۶) یہ لڑکا دس ۱۰ سال کا ہے اور اس کی وہ بڑی بہن پچیس ۲۵ سال کی ہے۔ (۷) اسکی دادی نے [اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے] سالِ گزشتہ کے آخری ایام میں وفات پائی جبکہ اس کی عمر کچھ اوپر ایک سو ۱۰۰ سال کی تھی۔ (۸) میرے دادا پوری ایک صدی تک زندہ رہے اور [ابھی] پچھلے سال ماہِ رجب میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی تھی [اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے] (۹) قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ پرسوں دہلی تشریف لائے تاکہ مجلسِ شوریٰ [اسمبلی] میں شامل ہوں اس وقت مسلمانوں نے ان کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ (۱۰) ہم انشاء اللہ تعالیٰ کل یا پرسوں بمبئی سے روانہ ہوجائیں گے۔

مشق نمبر ۷۸ (اردو سے عربی)

(۱) تعال یا حمید الیٰ این ذاھبٌ انت؟	انا ذاھب الی المدرسۃ
(۲) ھل عندك ساعۃٌ؟	نعم عندی ساعۃ
(۳) کمِ السّاعۃُ الاٰنَ؟	السّاعۃُ عندی عشرٌ وربعٌ
(۴) بایِّ ساعۃٍ تُفتَحُ المدرسۃُ؟	یااخی! تفتح المدرسۃ ساعۃ عشرٍ ونصفٍ
(۵) ومتٰی تُغلَقُ؟	تُغلَقُ المدرسۃ ساعۃَ اثنتیْ عشرۃَ واربعین دقیقۃً۔
(۶) فی ایّ ساعۃ خرجت من البیت؟	خرجتُ ساعۃَ عشرٍ الّا ربعًا۔
(۷) ھل تعلم کم دقیقۃً تساوی ساعۃً؟	نعم استّون دقیقۃ تساوی ساعۃً
(۸) کیف تعرف فی السّاعۃ ساعۃً ودقیقۃ!	انا اعرف الدّقیقۃَ بالعقربِ الکبیرۃ[1] والسّاعۃَ بالصّغیرۃ۔
(۹) بایّ السّاعۃ تأکلون العشاءَ؟ [یاتتعشّونَ؟]	نتعشّی بعد المغرب ساعۃ ثمانٍ۔
(۱۰) ومتٰی تنام؟	انا انام بعد العشاء ساعۃ تسعٍ ونصفٍ
(۱۱) این ذھب ابوك قبلَ اَمسِ ومتٰی یرجع؟	ھو ذھب الی حیدرآباد ویرجع انشاءاللہ غدًا اَوْ بعد الغد۔
(۱۲) ھل تعلم کم سنۃً عُمُرُكَ؟	نعم! اَعلَمُ عُمُری عَشْرُ سِنِیْنَ وثلٰثۃُ اَشْھُرٍ۔

[1] عقرب مؤنث ہے اس لئے اس کی صفت مؤنث لائی گئی ہے۔

(۱۳) وکم سنۃ عمر اخیک الصغیر؟	ھو الیوم ابن ثمان سنوات و ستۃ اشھر
(۱۴) احسنت: اراک ولدا عاقلاً۔	امین حقق اللہ ظنک۔ الآن
	أستأذنک یا سیدی۔
(۱۵) طیب، فی امان اللہ۔	وانتم فی حفظہ۔

ایک خط بیٹے کی طرف سے باپ کی خدمت میں طلب معذرت کے متعلق

میرے والد محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عجز واحترام کا فرض ادا کرنے کے بعد عرض کرتا ہوں کہ آپ کا گرامی نامہ جو تاریخ چہارشنبہ ۱۴ ماہ شعبان ۱۳۶۲ھ کا لکھا ہوا ہے مجھے اچانک ملا اور جونہی اسے میں نے چاک کیا اسکی تہوں میں سے عتاب کی بو آنے لگی۔ آخر امید وبیم کے درمیان میں نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ تو معلوم ایسا ہورہا ہے گویا اس کی عبارت کی درزوں میں سے غصے کی بجلی چمک رہی ہے۔ تو اس خوفناک منظر نے مجھے دہلادیا اور شرم سے میرے آنسو بہنے لگے۔ اس لئے نہیں کہ میں نے اپنے کسی تعلیمی فرض میں بے پروائی کی ہے بلکہ اس لئے کہ میں نے اپنے شفیق باپ کو ناراض کردیا اور اس لئے میں لگا اپنے نفس کو ملامت کرنے کیونکہ اسی نفس نے مجھے آپ کے سامنے شرمندگی کی چادر اڑھائی ہے [اسی کے باعث میں شرمندہ ہوا ہوں]۔ لیکن حضور مجھے اُمید ہے کہ میری اس لغزش سے درگزر فرمائیں گے کیونکہ میری اس شدتِ ندامت کو آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ اور یہ میں ہوں آنجناب کی دعائے خیر کا طالب۔

اور میں اللہ کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اس کے فضل وکرم سے میری طرف سے آئندہ

وہی باتیں دیکھیں گے جو آپ کو خوش کرنے والی ہوں گی۔

آپ کا خادم بیٹا عبد الرحمٰن

مشق نمبر ۷۹

ایک بڑے عالم شخص نے مدرسہ عالیہ [ہائی اسکول] ملاحظہ کیا جن کے ساتھ ان کا لڑکا، دو آدمی اور دو خواتین بھی تھیں۔ اور ایک چھوٹی لڑکی بھی تھی جس کا نام عزیزہ تھا۔ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ان کا شاندار استقبال کیا اور بہت عزت و توقیر سے پیش آئے۔ پھر ہیڈ ماسٹر صاحب ان کے ساتھ پھرتے رہے اور مدرسہ کا ایک ایک کمرہ انھیں دکھایا۔ جب انھوں نے مدرسہ کے تمام معاملات کو نظر غور سے ملاحظہ کیا تو ان کے دل مطمئن ہوگئے اور بہت ہی خوش ہوئے۔ اور حُسن انتظام کو بہت ہی پسند فرمایا۔ مدرسہ کے باہر نکلنے سے ذرا پیشتر ان میں سے ایک خاتون نے طلبہ کے سامنے ایک تقریر کی، کہا، اے عزیز طالبعلمو! طلب علم میں کوشش کرو۔ کیونکہ امتحان میں کامیاب وہی ہوتا ہے جس نے پہلے سے محنت کرلی ہے۔ عزیزو! اللہ تمھیں سعادتمندی عطا فرمائے یاد رکھو خوش نصیبی نہیں ملتی مگر اساتذہ کی فرمانبرداری اور دینی و عقلی علوم میں ترقی کرنے سے اور تمھیں اپنے نفسوں کو نیک خصلتوں سے آراستہ کرنا اور بدخصلتوں سے پاک کرنا بہت ضروری ہے۔ اور اپنے والدین کی عزت کرو اور اپنے بھائی بہنوں سے محبت کرو۔ نہ کسی سے بُغض رکھو نہ حسد کرو نہ کسی کو حقارت کے نام سے پکارو۔ خدا پر ایمان لانے کے بعد گالی گلوچ کا نام [زبان پر لانا] بہت ہی نازیبا ہے۔ سلام ہو

ان لوگوں پر جو قرآن کی پیروی کرتے ہیں ۔

سوالات نمبر ۱۸ کے مختصر جوابات

(۱) عربی میں حرف اسّی کے قریب ہیں۔

(۲) حروف عاملہ کی قسمیں سات ہیں دیکھو سبق ۴۹، اور غیر عاملہ کی تیرہ ہیں۔

(۳) حروف جارّہ سترہ ہیں (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)۔

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف مشبّہ بالفعل (۶) اور حروفِ نفی (ما اور لا) ہیں اور فعل کو نصب دینے والے چار حرف ہیں (دیکھو سبق ۴۹۔ ب، ج اور د)۔

(۵) واو، ثُمَّ اور فَ حروف عاطفہ غیر عاملہ ہیں (دیکھو سبق ۵۰۔ ۱)۔

(۶) واو کی چھ قسمیں ہیں تفصیل کے لئے دیکھو سبق (۵۱۔ ۷)۔

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر اور لائے نہی۔

(۸) إِنْ چار قسم کا ہوتا ہے [دیکھو ہر ایک کی تفصیل اور مثالیں سبق ۵۱۔ ۱ میں]

(۹) أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے (دیکھو سبق ۵۱۔ ۲)۔

(۱۰) مَا سات قسم کا ہوتا ہے [دیکھو تفصیل سبق ۵۱۔ ۳ میں]۔

(۱۱) مَا اور لَا کی کئی قسمیں ہیں، بعض عاملہ اور بعض غیر عاملہ (دیکھو سبق ۵۱۔ ۳ اور ۴) واو اور حتّی بھی کبھی عاملہ کبھی غیر عاملہ ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۵۱۔ ۷ اور ۸) ان کے علاوہ ایک مَا شرطیہ ہوتا ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اس کا بیان سبق ۵۶ میں ہوگا۔

(۱۲) نَعَمْ (ہاں) سے سوال کے اثبات و نفی میں فرق نہیں آتا، مگر بَلٰی اس وقت کہا جاتا ہے

جب سوال کی نفی کو اثبات سے بدل دینا ہو (دیکھو سبق ۵۰ - ۳)۔

(۱۳) حروف النہ یادۃ سات ہیں (دیکھو تفصیل سبق ۵۰ - ۱۳ میں)۔

(۱۴) زائد ہونیکی حالت میں بھی حروفِ عاملہ کا عمل باقی رہتا ہے (دیکھو سبق ۵۰ - ۱۳ میں)

(۱۵) آل کی تین قسمیں ہیں (دیکھو سبق ۵۲ - ۱)۔

(۱۶) لام تعریف چار معنوں میں آتا ہے (دیکھو سبق ۵۲ - ۳)۔

(۱۷) تاء مبسوطہ اکثر فعل کے ساتھ ضمیر متصل واقع ہوتی ہے۔ کبھی صرف تانیث کے لئے آتی ہے۔ تاء مربوطہ کی چھ قسمیں ہیں۔ زیادہ تر علامت تانیث یا علامۃ وحدت واقع ہوتی ہے: صالحۃ، تمرۃ (دیکھو سبق ۵۲ - ۷)۔

مشق نمبر ۸۱

عید کی مبارکبادی کا ایک خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت والدِ مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[اشعار کے معنے] برکتوں والی عیدِ فطر کے موقع پر آپ کی جناب میں سلام [وآداب] کے ساتھ مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں [دعا کرتا ہوں] ایسی عید ہر سال پوری عزت اور اقبال کے ساتھ آپ کی خدمت میں آیا کرے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ اگر میں حسانؓ سے اسکی فصاحت عاریت لے لوں اور بدیع الزمان سے اسکی بلاغت مانگ لوں پھر بھی میرے دل میں جو اشتیاقِ عظیم اور احترام کے جذبات موجزن ہیں انہیں نہیں بیان کر سکوں گا۔ کیوں نہ ہو جبکہ بلاغت کی زبان آپ کے ان احسانات

کی تفصیل سے عاجز ہے جن احسانات کے ڈولوں نے مجھے ڈبو رکھا ہے۔ اور میدانِ کرم میں جن کی دوڑ بہت دور تک رہی ہے [بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں]۔

میرے آقا! عجز اور تقصیر کے اعتراف کے ساتھ عید مبارک کی آمد پر آنجناب کی خدمتِ عالی میں مبارکبادی کا عریضہ پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو بہت سی خوشیوں اور راحت و آرام کی حالت میں بار بار آپ کو دکھائے۔

کاش (کیا اچھا ہوتا) اگر میں مکان میں آپ کی نظروں کے سامنے ہوتا اور اپنے والدین بزرگوار کے اُن ہاتھوں کو چومتا جن کے زیر سایہ میں نے پرورش پائی اور حاصل کیا جو کچھ حاصل کیا۔ کیا ہی اچھی عید ہے وہ جس میں والدین کی زیارت سے اور بھائیوں اور بہنوں کے رخساروں کو بوسہ دینے سے خوشیاں دوچند سہ چند ہو جاتی ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ملاقات کے دنوں کو قریب کر دے گا اور بہت جلد ہماری امید پوری کر دے گا۔

یہ ہے گزارش نیز سلام اور مبارکباد کا تحفہ میری مہربان والدہ ماجدہ کی خدمت میں اور بھائیوں اور بہنوں اور میرے محترم چچاؤں کی خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس دُور اُفتادہ بندے کے لئے آپ کو اور سب کو عرصۂ دراز تک باقی رکھے۔ آپ کا خادم عبد الشکور

مشق نمبر ۸۲

(۱) اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں (۲) سستی مت کر تاکہ اپنی مراد میں تو ناکام نہ ہو (۳) کیا تو اپنے اوقات ضائع کر رہا ہے تو تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا (۴) روزہ رکھ یہاں تک کہ سورج

غائب ہوجائے (۵) لگاتار محنت کرتا رہ تاکہ تو اپنے مستقبل میں مرتبہ اور اعتماد حاصل کرلے، کیونکہ کاہلی کسی کو کامیابی دینے والی نہیں ہے (۶) نہ میں وعدہ خلافی کرنے والا تھا، نہ تو عہد کو توڑنے والا تھا۔* (۸) تجارت کرتا کہ نفع حاصل کرے (۹) سخاوت کرو تاکہ سرداری حاصل کرو (۱۰) فصل کے تغیرات کے آڑے نہ آؤ [ورنہ] بیمار ہوجاؤ گے (۱۱) تم کب روانہ ہوگے کہ میں بھی تمہارے ساتھ روانہ ہوجاؤں (۱۲) کہ تو علم کیوں نہیں حاصل کرتا کہ تیری عقل درست ہوجائے (۱۳) میرے دوست نے کہا کہ میں رات کو کمزور روشنی میں پڑھتا ہوں، تو میں نے کہا اب تو تو اپنی آنکھوں کو ایذا پہنچائے گا اس لئے جہاں تک ممکن ہو رات میں مطالعہ کرنے سے بچتا رہ تاکہ تیری بینائی کمزور نہ ہوجائے (۱۴) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس [خدا] کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی [میری] جان ہے تم [کامل] ایماندار نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت [نہ] کرنے لگو۔ (۱۵) کاش کہ ستارے میرے قریب آجاتے تو میں [تیری تعریف کے لئے] انہیں منظوم کرلیتا [پرولیتا]۔

(۱۶) شعر۔ میں مشکلات کو آسان سمجھتا رہوں گا [جھیلتا رہوں گا] یہاں تک کہ اپنی مرادیں حاصل کرلوں۔ کیونکہ آرزوئیں مسخر نہیں ہوتیں [حاصل نہیں ہوتیں] مگر صبر و برداشت کرنے والے کے لئے۔

قرآن سے

(۱) تم ہرگز خیر و برکت حاصل نہیں کرسکتے جبتک کہ ان چیزوں سے [اللہ کی راہ میں]

* (۷) دنیا سے بے رغبت رہ تاکہ تو جنت کی مٹھاس کو چکھ لے۔ ۵۵ اور آگے بڑھنے کا راستہ تیرے لئے تیار (ہموار) ہوجائے اس لئے کہ آدمی اپنے علم کے بقدر ہی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

خرچ نہ کروگے جو تمھیں بہت عزیز ہیں۔ (۲) تاکہ ہم تیری تسبیح خوب کریں اور تیری یاد بھی بہت کریں (۳) اس لئے کہ جو چیز تم سے فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ تمھیں وہ بخش دے اس پر [حد سے زیادہ] خوش نہ ہوا کرو [اترانے نہ لگو] (۴) کھاؤ پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری [رات کی] سیاہ دھاری سے علیحدہ نظر آنے لگے (۵) اور خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کے [سیدھے] راستہ سے بھٹکا نہ دے (۶) کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے [اللہ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے] تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنے زیادہ اس کا معاوضہ دے۔

مشق نمبر ۸۳ (اردو سے عربی)

(۱) رَبَّنَا إِنَّا نعوذ بك من ان نَعْصِيَكَ (۲) لا تُضِيعُوا أَوْقَاتَكُمْ لئلا تَخِيبُوا فى مرادكم (۳) هل تَكَاسَلُ فَإِذَنْ تَبْقَى جَاهِلًا (۴) إِجْتَهِدْ حتى تَنَالَ ما تُرِيدُ [حتى تَنَالَ مُرَادَكَ] (۵) تَاجِرُوا فَتَرْبَحُوا (۶) لَنَجْتَهِدَنَّ لِاسْتِقلال الوطن أو نُدْرِكَ المُنَى (۷) ما كان لِيَرْبَحَ التَّاجِرُ الكَسْلَانُ ولم يكن لِيَخْسَرَ التَّاجِرُ المُجِدُّ (۸) إِتَّحِدُوا لِيستقِلُّوا (۹) يا ليتني كنت شابًّا فقُمتُ فى صف المُجَاهِدِينَ (۱۰) لن تَنْجُوا من سَلْطَة اهل اوربا حتى تتعلّموا مثلهم علومًا وفنونًا جديدةً و تُؤْثِرُوا القوم كم (۱۱) لم لا تتفكّر فى القرآن كى يُفتَحَ عليك بابُ الهداية (۱۲) لا تتبعوا

الهوى حتى يُضِلَّكَ عن سبيل الله۔

مشق نمبر ۸۵ (عربی سے اُردو)

(۱) جو [اوروں پر] رحم نہیں کرتا اس پر [کسی کی طرف سے] رحم نہیں کیا جائے گا [یہ حدیث شریف ہے] (۲) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے [مسلمانوں میں سے] نہیں [یہ بھی حدیث ہے] (۳) جو اپنے مہمان کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے [یہ بھی آنحضرتؐ کا فرمودہ ہے] (۴) جب کبھی تیرے اخلاق اچھے ہوں گے تجھ سے محبت کرنے والے بہت ہو جائیں گے۔ (۵) جہاں کہیں آفتاب کی روشنی داخل ہوتی ہے وہاں طبیب کا داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے [وہاں بیماری بہت کم آتی ہے] (۶) اے اولاد والو! کوشش کرو اس میں کہ تم اپنے بچوں کے لئے اچھے رہنما بن سکو کیونکہ تم جیسے ہوگے [ویسے ہی] تمھارے بچے ہوں گے۔ (۷) زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا [حدیث شریف ہے] (۸) میرے ساتھیو! تم دونوں ذرا ٹھیر جاؤ کہ ہم ایک محبوب اور ایک منزل کی یاد میں کچھ آنسو بہالیں۔

اشعار

(۹) جو شخص بہتیرے [ناموافق] معاملات میں [اپنے ساتھیوں کے ساتھ] موافقت نہ کرے گا وہ دانتوں سے کاٹا جائیگا اور کھروں سے روندا جائے گا [یعنے دنیا میں باوجود اختلاف رائے کے لوگوں کے ساتھ موافقت نہ کی جائے تو تکلیفیں اٹھانی

پڑتی ہیں] (۱۰) اور جو فریب خوردہ [احمق] ہے وہی دشمن کو اپنا دوست سمجھنے لگتا ہے۔ اور جو خود اپنی عزت نہ کرے اس کی عزت (کہیں بھی) نہیں کی جاتی (۱۱) آدمی کے پاس [آدمی میں] کوئی سی [بھلی یا بُری] خصلت ہوگی وہ [ضرور] ظاہر ہو کر رہے گی۔ اگرچہ وہ خیال کرے کہ وہ بات لوگوں سے پوشیدہ ہے (۱۲) فریب مت کھا، شرمندہ ہونا پڑے گا، نہ کسی سے حسد کر [ورنہ] ذلیل ہو جائے گا، اور کسی کو حقیر نہ سمجھ [نہیں تو] تُو خود حقیر سمجھا جائے گا (۱۳) اور [ہر بات میں] مشورہ بہت لیا کر، کیونکہ اگر تو نے کام ٹھیک کیا تو تجھے تیری تعریف کرنے والے ملیں گے اور اگر [مشورے کے بعد] تُو نے کام میں خطا کی تو تجھے کوئی ملامت نہیں کرے گا۔

مشق نمبر ۸۶ (من القرآن)

(۱) تو انھیں چاہیے کہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ (۲) دیہاتیوں نے [آپؐ سے] کہا ہم دل سے ایمان لے آئے، انھیں کہدو کہ تم [اب تک دل سے] ایمان نہیں لائے، ہاں یہ کہو کہ ہم نے فرمانبرداری اختیار کرلی [حقیقت یہ ہے کہ] اب تک صحیح طور پر ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے (۳) [اے پیغمبرؐ!] انھیں کہدو کہ خواہ وہ ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے خواہ چُھپا رکھو، اللہ تعالیٰ تو تم سے اس کا حساب لے گا۔ (۴) جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرے وہ ضرور کامیاب ہوگیا۔ (۵) اُنھوں نے [موسیٰؑ سے] کہا جب بھی تم ہمارے پاس کوئی نشان [معجزہ] لاؤ گے کہ اس سے مسحور کردو ہم تو [کبھی بھی] ایمان لانے والے نہیں (۶) اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی باتیں کہا کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو ٹھیک کردیگا۔

(۸) اگر تمھیں بھلائی حاصل ہوتی ہے تو انھیں [کافروں کو] بری لگتی ہے اور جب تمھیں کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں ۔

مشق نمبر ۸۷

(۱) خلفائے راشدین [رسول اللہ کے راستہ پر چلنے والے] چار ہیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، اور علیؓ (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی رہو) (۲) بنی امیہ کے خلفاء چودہ ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے [خلیفہ] معاویہ ابن ابی سفیان ہیں اور ان کا آخری [خلیفہ] مروان بن محمد ہے۔ ان کی [بنو امیہ کی] خلافت کی مدت بانوے سال ہے (۳) ہرات خراسان میں ایک بڑا شہر ہے جو عثمانؓ بن عفان کے زمانے میں فتح کیا گیا۔ (۴) قوسِ قزح ایک بڑی کمان ہے جو بارش کے موسم میں آسمان میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ سات رنگوں [یعنی] سرخ، نارنجی، زرد، اودے، نیلے، بنفشی اور سبز رنگوں سے بنتی ہے۔

قرآن سے

(۵) [جب یتیم لڑکیوں کی پرورش اور حفاظت کا ٹھیک انتظام نہ ہو تو بہتر ہے] کہ جو کچھ تمھیں مناسب معلوم ہوں دو دو، تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو [اور ان کے ساتھ انصاف کا سلوک رکھو] (۶) ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ [بیٹا] اور یعقوبؑ [پوتا] دیا اور ان میں سے ہر ایک کو سیدھے راستے پر چلایا اور نوحؑ کو پہلے ہی ہدایت دیدی تھی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ کو، سلیمانؑ کو، ایوبؑ کو، یوسفؑ کو، موسیٰؑ کو، اور ہارونؑ کو بھی۔ اور ہم بھلائی کرنے والوں کو اسی طرح معاوضہ دیا کرتے ہیں۔ نیز زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ [کو ہم نے ٹھیک راہ بتلائی] وہ سب کے سب نیک

اپنے لوگ ہیں اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو بھی [اسی طرح ہدایت دی]
اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی (۷) اے ایمان والو!
بہتیری چیزوں کے بارے میں [پیغمبر سے] سوال نہ کیا کرو، اگر وہ تمھیں بتا دی جائیں
تو تمھیں ناگوار معلوم ہوں گی (۸) [وہ بت] کچھ نہیں مگر تم نے اور تمھارے باپ
دادوں نے کچھ نام دھر دیئے ہیں (۹) یہ کیا مورتیں ہیں جن کو تم گھیرے بیٹھے ہوئے ہو؟ (۱۰) ان
[جنتی لوگوں] کے قریب لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ہیں۔ گلاس اور
صراحیاں اور بہتے ہوئے چشمے کی شراب کے پیالے لے کر چکر لگا رہے ہوں گے۔

ایک خط باپ کی طرف سے اپنے شریف بیٹے کو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میرے معزز بیٹے! وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تمھارے رخساروں کا بوسہ لینے اور تمھاری دائمی عافیت کی دعا کرنے کے بعد میں
تمھیں اطلاع دیتا ہوں کہ عید کی مبارکبادی کے متعلق تمھارا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ
تمھیں ایسی بہتیری عیدوں سے بہرہ ور فرمائے۔

ہم نے جو تم پر احسانات کئے ہیں اُن کے اعتراف کے اظہار کے متعلق تمھارے
حُسنِ تخیّل سے ہمیں بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

ہم اس خط کو پڑھ کر کس قدر خوش ہوئے اور اس خط کے سُننے سے تمھارے
بھائیوں عمر و عثمان اور علی کو اور تمھاری دونوں بہنوں زاہدہ اور طاہرہ کو کیا فرحت
ہوتی ہے [وہ بیان سے باہر ہے]۔

* اس کے دیکھنے سے

تمہارا خط ملا جو تمہاری اُن فضیلتوں اور محاسن اخلاق کا ایک بیّن ثبوت پیش کر رہا ہے جن سے تم آراستہ ہو چکے ہو [جو تم نے حاصل کئے ہیں] نیز وہ خط تمہارے حُسنِ مستقبل کی اور تمہارے مقاصد میں کامیاب ہونے کی بشارت دے رہا ہے۔ اس لئے ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی عنایات کا شکریہ ادا کیا جو اس نے تم پر کی ہیں۔

بیٹا! میں تمہاری عزت کرتا ہوں، کیونکہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اپنے بچوں کی عزت کرو" تو تمہارے جیسے لڑکے تو عزت کے بہت زیادہ مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ تم عنقریب انشاء پردازی میں ایک ماہر شخص ہو جاؤ گے اور اپنے خاندان کے ایک مضبوط رُکن ہو جاؤ گے کہ اپنے خاندان کی نیک نامی میں اور اضافہ کر دو گے اور عرصۂ دراز تک اس کے نام کو زندہ کر دو گے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ کیونکہ:۔

[اشعار] اللہ کی نعمتیں بندوں پر بیشمار ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑی نعمت اولاد کی سعادتمندی ہے۔ کیونکہ بہتیرے بچے ایسے ہوتے ہیں جو باپ کے شرف کو مدت دراز تک قائم کر دیتے ہیں۔

تو میرے بچے اپنی کوشش جاری رکھو تو تم وہ باتیں دیکھو گے جو تمہیں آج [حال میں] اور کل [مستقبل میں] مسرور کرتی رہیں گی، والسلام۔

تمہارا خیر اندیش والد عبد الغفور

مشق نمبر ۸۸

(۱) میرے دوست آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے کہ سفر کے حالات دریافت کریں [یا میرے دوست آئے اور سفر کے حالات دریافت کرنے کے لئے میرے پاس بیٹھ گئے] (۲) اگرچہ تکبر کرنے والے کسی وقت بلند ہو جاتے ہیں [مگر] آخر میں گر جاتے ہیں [ذلیل ہو جاتے ہیں] (۳) تندرست لوگ تندرستی کی قیمت [قدر اُس وقت تک] نہیں پہچانتے جب تک کہ وہ بیماری میں مبتلا [نہ] ہو جائیں (۴) گاؤں کی عورتیں اپنے بچوں کی تعلیم اور صحت کے بارے میں حکومت کی غفلت کی شکایت کرتی ہوئی [شکایت کرنے کے لئے] آئیں۔ (۵) پرندے اپنے انڈے سیتے ہیں اور اپنے چوزوں کی حفاظت کرتے ہیں (۶) اپنے رشتہ داروں سے احسان کر اگرچہ وہ تجھ سے قطع تعلق کرلیں (۷) اُمراء ہوائی جہازوں میں کامل آرام کے ساتھ سفر کرتے ہیں، ہوائی جہاز انہیں اُٹھائے جاتے ہیں اور بہت جلد سلامتی کے ساتھ انہیں ان کے مقامات تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور غریب لوگ راستہ کاٹتے ہیں [سفر کرتے ہیں] کبھی پیدل چلتے ہیں، کبھی ریل یا جہاز سے سفر کرتے ہیں اور بڑی تکلیف کے ساتھ اپنے گھروں کو پہنچتے ہیں باوجود* اس کے ہم غریبوں کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ برخلاف اُمراء کے، کیونکہ وہ جب تک ہوائی جہازوں میں رہتے ہیں، موت کے ڈر سے اللہ کی یاد کرتے رہتے ہیں اور جب اس میں سے اُتر جاتے ہیں تو ان نعمتوں کو بھول جاتے ہیں جو

* (ساری) تکلیفیں برداشت کرکے اور

ان کے پروردگار نے انھیں دے رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں ادا کرتے بلکہ تکانِ (سفر) کی شکایت کرتے ہیں اور لہو ولعب میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو اے دانشمند مسلم تو اُن میں سے نہ ہونا [ان جیسا نہ ہونا] بلکہ تیرے رب نے جو کچھ زندگی، تندرستی اور ایمان کی نعمت تجھے عطا فرمائی ہے اس پر [اس کا] شکر گزار رہ۔

مشق نمبر ۸۹ (قرآن سے)

(۱) شہر میں کچھ عورتوں نے کہا [چرچا کیا] کہ عزیز [مصر] کی بیوی اپنے لونڈے [غلام] سے بُری خواہش کا ارادہ رکھتی ہے۔ (۲) اس [زلیخا] نے [اس کی دعوت میں آئی ہوئی عورتوں سے] کہا یہی تو وہ ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنہ دیتی تھیں (۳) دیہاتی عربوں نے کہا ہم ایمان لا چکے ہیں [اے پیغمبرؐ! انھیں] کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے، لیکن یہ کہو کہ ہم نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ ایمان تو اب تک تمھارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے (۴) جب منافقین تمھارے پاس آئے [یا آئیں گے] تو کہا [یا کہیں گے] ہم تو برملا گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ خدا کے رسول ہیں، [اے پیغمبرؐ!] اللہ تو جانتا ہی ہے کہ تم اس کے پیغمبرؐ ہو [لیکن] اللہ تمھیں یہ بھی جتلا دیتا ہے کہ منافقین بالکل جھوٹے [اور بناوٹی] ہیں [کیونکہ وہ تمھاری رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں] (۵) جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں اس بات پر بیعت کرنے [عہد کرنے] آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ [کبھی بھی کسی کو] شریک نہیں کریں گی

(۶) اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو [یعنی اے مسلمانو!] تمہیں تمہارا مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے باز نہ رکھے (۷) جادوگر سجدے کی حالت میں ڈال دیئے گئے (۸) اور جو لوگ [دنیا میں] اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے تھے اُن کو [قیامت کے دن] ٹولیاں بنا بنا کر بہشت کی طرف ہانکا جائے گا [لے جایا جائے گا] (۹) اگر بعض آدمیوں کے ذریعہ بعض کو اللہ تعالیٰ کا دفع کرنا نہ ہوتا [یعنی اللہ دفع نہیں کرتا رہتا] تو راہبوں کی خانقاہیں اور عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادتخانے اور مسلمانو کی مسجدیں جن میں اللہ کی یاد بہت کی جاتی ہے [یہ سب] ڈھا دیئے گئے ہوتے (۱۰) اور جب اللہ نے چند باتوں میں ابراہیمؑ کو آزمایا تو اُنھوں نے ان باتوں کو پورا کر دکھایا ؛

مشق نمبر ۹۰

(اُردو سے عربی)

يُقَالُ إِنَّ الاسدَ قد أُوتِيَ قُوَّةً يَقْتُلُ [بها] ثورًا كبيرًا بِضَربَةٍ وَاحدةٍ. هو يخرج فى الاكثرِ لَيْلًا من كَهْفِهِ [يا غارِهٖ] وَيثِبُ علٰى فَرِيْسَتِهٖ بَغْتَةً كَمَا اَنَّ الهِرَّةَ تَثِبُ علٰى فَارةٍ. خُلِقَتْ عَيناهُ بحيثُ اَنَّهٗ [يا بِاَنَّهٗ] يُبْصِرُ فى ظَلامِ اللَّيلِ كَمَا اَنَّهٗ يُبْصِرُ فى ضَوْءِ النَّهَارِ تَهَابُهٗ [يا تخافُ منه] الحَيَوَانَاتُ كُلُّهَا ولِذا [يا ولِهٰذا] يُقَالُ لَهٗ [يا يُسَمّٰى] مَلِكَ الوُحُوشِ. اَعَاذَنَا اللهُ من شرِّهٖ ؛

سوالات نمبر ۱۹ میں سے ایک سوال کا حل

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو

نائب الفاعل بناؤ۔	
يَخْدَعُ العَرَّافُونَ الجُهَلَاءَ وَيَسْتَنْزِفُونَ أَمْوَالَهُمْ۔	يُخْدَعُ الجُهَلَاءُ وَيُسْتَنْزَفُ أَمْوَالُهُمْ۔
يَسْتَخْدِمُ الإِنْسَانُ الخَيْلَ لِجَرِّ العَرَبَاتِ وَمُبَاغَتَةِ العَدُوِّ فِي سَاحَةِ القِتَالِ۔	تُسْتَخْدَمُ الخَيْلُ لِجَرِّ العَرَبَاتِ وَمُبَاغَتَةِ العَدُوِّ فِي سَاحَةِ القِتَالِ۔
يَأْكُلُ العَرَبُ لَحْمَ الجَمَلِ وَيَصْنَعُونَ مِنْ وَبَرِهِ المَلْبُوسَ وَمِنْ جِلْدِهِ النِّعَالَ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعَ وَمِنْ بَعْرِهِ الوَقُودَ۔	يُؤْكَلُ لَحْمُ الجَمَلِ وَيُصْنَعُ مِنْ وَبَرِهِ المَلْبُوسُ وَمِنْ جِلْدِهِ النِّعَالُ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعُ وَمِنْ بَعْرِهِ الوَقُودُ۔
أَعْطَيْنَا السَّائِلَ دِرْهَمَيْنِ	أُعْطِيَ السَّائِلُ دِرْهَمَيْنِ۔
أَعْطَيْتُ أَخَاكَ كِتَابًا	أُعْطِيَ أَخُوكَ كِتَابًا۔
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ عِلْمًا نَافِعًا	رُزِقْتُمْ عِلْمًا نَافِعًا۔

مشق نمبر ۹۲ (عربی سے اردو)

(۱) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۲) آدمیوں میں سب سے اچھا (سب سے اچھا آدمی) وہ ہے جو آدمیوں (لوگوں) کو فائدہ پہنچائے (۳) برتن کھنکھانے سے آزمایا جاتا ہے اور آدمی بات چیت سے (۴) سست آدمی کی آرزوئیں اسے مار ڈالتی ہیں کیونکہ اس کے ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ (۵) ہر ایک فرعون کے لئے ایک موسیٰ ہوا کرتا ہے (۶) طالب علم کے پاس ایک کتاب ہے (۷) مجھے ایک ضرورت ہے (۸) بیشک مجھے ایک ضرورت ہے (۹) اللہ کی مدد کب [آئیگی] (۱۰) کیا اللہ [کے بارے میں

یا وجود] میں کوئی شک ہے؟ (۱۱) ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کے لئے مال ہے (۱۲) باغ میں اس [باغ] کے پھول ہیں (۱۳) بادشاہوں کے کلام کلام کے بادشاہ ہوا کرتے ہیں۔ (۱۴) عیبوں کی ماں کاہلی ہے (۱۵) کاہلی ایجاد کی ماں ہے (۱۶) مُشک اُٹھانے والوں کی خوشبوئیں نہیں چھپتیں (۱۷) جو جملہ فعل و فاعل سے مرکب ہو اُسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے (۱۸) تکلیف کے ساتھ ضرور ایک آسانی [راحت] ہے۔

اشعار کا ترجمہ

(۱) اللہ کے وجود کے لئے ہر حرکت اور ہر سکون میں ایک گواہ ہے اور ہر چیز میں اسکے [وجود] کے لئے ایک نشانی ہے جو بتلاتی ہے کہ وہ ایک ہے (۲) چمک دمک چھپا دی گئی اور وقت چاشت کا [چڑھتا ہوا] آفتاب حجاب میں چلا گیا اور بہتیرے ماہِ کامل طلوع ہونے کے بعد نقاب اوڑھ لئے [غروب ہو گئے] (۳) میرا سخت غم اس یکتائے حُسن [میری بیٹی توحید] پر ہے جس کا پردہ کیا ہوا بدرِ کامل [چہرہ] مجھ سے [میری نظر سے] اوجھل ہو گیا۔ (۴) میرا دل، میری آنکھ، میری زبان اور میرا خالق
راضی ہے، رو رہی ہے، شکر گزار ہے، اور بخشنے والا ہے۔

تنبیہ:۔ اس شعر میں لف و نشر مرتب ہے یعنی پہلے مصرعہ میں چار مبتدا جمع کر دیئے گئے ہیں پھر دوسرے مصرعہ میں ترتیب وار چاروں مبتدا کی چار خبریں لائی گئی ہیں۔

لَف یعنے لپیٹنا اور نشر یعنے پھیلا دینا۔

(۵) بیشک بڑے لوگ (امراء و سلاطین) مخلوقات پر حکومت کرتے ہیں، اور بڑے لوگوں پر علماء حکومت کرتے ہیں۔

(۶) ہم پر اہلِ کرم اپنے مال سے سخاوت کرتے ہیں اور ہم ان صاحبانِ کرم کے مال سے (اوروں پر) سخاوت کرتے ہیں۔

(۷) بقدرِ تکلیف بلند مراتب حاصل کئے جاتے ہیں اور جو بلندی [اونچے مراتب] چاہتا ہے وہ راتوں کو (حصولِ علم و ہنر کے لئے) جاگا کرتا ہے۔

سوالات نمبر ۲۰ کے بعض مشکل سوالات کے جوابات

(سوال نمبر ۶) ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:۔

يُعْرَفُ الانسانُ بالمَنْطِقِ	الانسانُ يُعْرَفُ بِالمنطق
لَا يَنْفَعُ العلمُ بغيرِ العمل	العلمُ لا يَنْفَعُ بغيرِ العمل
لا يُكْرَمُ البُخَلاءُ ولا يُهَانُ الأسخياءُ	البخلاءُ لا يُكْرَمُونَ والأسخياءُ لا يُهَانُونَ
حَضَرَتِ الشُّهُودُ وشَهِدُوا بالحقِّ	الشهودُ حَضَرُوا وشَهِدُوا بالحق
الحديدُ يُوجَدُ في المعدِن مخلوطًا بالتراب	يوجد الحديدُ في المعدن .....
أُعْطِيَ السائلانِ دينارين	السائلانِ أُعْطِيَا دينارين
الأحمق لا يجدُ لذّةَ الحكمةِ	لا يجد الأحمق لذّةَ الحكمة

(سوال نمبر ۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:۔

أين المنزلُ ؟	أَيْنَ المَنَازِلُ ؟
مَا اسْمُ ولدِكَ ؟	مَا أَسْمَاءُ أَوْلَادِكُمْ ؟

المرأۃ الصالحۃ تسرّ زوجھا	النساء الصالحات یسررن ازواجھن
الولد الذی یحسن القراءۃ فلہ الجزاء	الاولاد الذین یحسنون القراءۃ فلھم الجزاء
فی الدار صاحبھا وعلی الشجرۃ ثمرھا	فی الدور [یا فی الدیار] اصحابھا وعلی الاشجار اثمارھا
الابن الفاقد الادب عار لابیہ۔	الابناء الفاقدون الادب عار [یا اعیار] لاٰبائھم۔

مشق نمبر ۹۴

(۱) ہم نے اپنے چھوٹے بھائی کو معاوضہ [انعام] دیا۔ (۲) ہمیں ہمارے بڑے بھائی نے انعام دیا (۳) موسیٰؑ نے عیسیٰؑ کو نہیں دیکھا (۴) زکریاؑ نے محراب بنایا (۵) موسیٰؑ نے عصا [لاٹھی] ڈال دیا۔ (۶) میرے بھائی نے میرے باپ کی تعظیم کی* (۸) کس آدمی سے تو نے ملاقات کی؟ (۹) کتنے سیب تو نے کھائے؟ (۱۰) میں نے بہتیرے سیب کھائے (۱۱) تو نے کس کو سکھایا اور کس سے سیکھا۔ (۱۲) کیا تو ایسا دوست چاہتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو؟ (۱۳) تو [لیکن] یتیم کو نہ دباؤ اور سائل [مانگنے والے یا پوچھنے والے] کو نہ جھڑکو (۱۴) جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے پیش کروگے [آگے بھیجوگے] تم اسے اللہ کے پاس پالوگے (۱۵) بچاؤ تم اپنے آپ کو جھوٹ سے (۱۶) بچا تو اپنے آپ کو [بچا رہ] برے ہمنشین سے (۱۷) اتفاق کو [پکڑے رہو] اتفاق کو (۱۸) راستہ راستہ [راستہ کا خیال رکھو] (۱۹) خدا کے بندو! اللہ سے، اللہ سے [ڈرو]۔

* (۷) ہم سب نے سفر کیا۔

مشق نمبر ۹۵

(۲۰) کیا تو نے متنبی کا دیوان پڑھا ہے؟ (۲۱) احسان کرنے والے کو جہاں کہیں تم پاؤ اس کی تعظیم کرو (۲۲) نہ تو حد سے بڑھنا پسند کرتا ہوں نہ حد سے کمی کرنا چاہتا ہوں۔ میانہ روی میرا مذہب ہے [میرا طریقہ ہے] (۲۳) لوگوں کو دنیا فریب دیتی ہے تو وہ برباد ہو جاتے ہیں (۲۴) میں تیرے باپ کو پہچانتا ہوں، وہ ایک اچھا آدمی تھا (۲۵) بھوکے کو کھلاؤ اور ننگے کو پہناؤ (۲۶) پڑی چیز کہیں بھی تم نے پائی ہے اس کے مالک تک اس کا لوٹانا تم پر فرض ہے (۲۷) ہم جو کتاب پڑھتے ہیں وہ بہت ہی فائدہ بخش ہے (۲۸) کیا تو نے عمدہ عمدہ چیزیں [مال تجارت] اپنی دکان [اسٹاک] کے لئے حاصل کر رکھا ہے تاکہ تاجروں میں تو مشہور ہو جائے اور خریداروں کی توجہ تیری جانب زیادہ ہو جائے (۲۹) میں نے اس سے کہا وعدہ کہاں گیا تو اس نے کہا رات کی بات کو دن مٹا دیتا ہے۔

مشق نمبر ۹۶ (اردو سے عربی)

(۱) أَيَّ كتابٍ اشتريتَ؟ (۲) كم دِرْهَمًا أعطيتَ الأجيرَ (۳) ماذا رأيتَ في بستاني ومن لاقيتَه؟ (۴) دعا أبي أخي (۵) ما تفعلوا من خيرٍ أو شرٍّ تُجزَوا به (۶) إنّما العلمُ والعملُ يُنجّيانِ الإنسانَ (۷) حيثما وجدتَ حاملًا أرسِله إلى فاعِلِيه ساعةً فساعةً (۸) فأمّا الأطفالَ فلا تنهَروا [يا فلا تنهرهم] وأمّا الدوابَّ فلا تُؤذُوا [يا فلا تؤذوهم] بلا سبب۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

خَرَجَ صَبَاحَ الْجُمُعَةِ أَخَوَانِ لِلتَّفَرُّجِ إِلَى الضَّاحِيَةِ وَأَخَذَا مَعَهُمَا أُخْتَهُمَا رُقَيَّةَ۔ فَدَخَلُوْا فِيْ بُسْتَانٍ، فَرَأَوْا هُنَالِكَ أَشْجَارًا شَاهِقَةً وَأَزْهَارًا طَيِّبَةَ الرَّائِحَةِ وَأَثْمَارًا مُخْتَلِفَةَ الْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ. فَطَمِعَتِ الْبِنْتُ فِيْ تُفَّاحَةٍ نَاضِجَةٍ وَأَرَادَتْ أَنْ تَقْطِفَهَا. فَصَاحَ أَخَوَاهَا: إِيَّاكِ وَالثَّمَرَ يَا رُقَيَّةُ! لَا تَمَسِّيْ شَيْئًا مِنَ الْأَزْهَارِ وَالْأَثْمَارِ بِغَيْرِ إِجَازَةِ الْبُسْتَانِيِّ إِنَّمَا يَسْرِقُ الْأَثْمَارَ الْأَوْلَادُ الشِّرَارُ فَلَا تَكُنْ مِنْهُمْ وَلْتَكُنْ مِنَ الْكِرَامِ. فَإِنْ طَابَتْ لَكِ ثَمَرَةٌ فَاشْتَرِيْهَا وَلَا تَسْرِقِيْ. فَثَلَاثَةٌ مِنَ التُّفَّاحِ اشْتَرَتْهَا رُقَيَّةُ بِسِتِّ آنَاتٍ وَبَاقَةً مِنَ الْوَرْدِ بِآنَةٍ ـ أَمَّا أَخَوَاهَا فَاشْتَرَيَا ثَمَانِيَ رُمَّانَاتٍ بِرُبِيَّةٍ وَاحِدَةٍ۔

دو بھائی جمعہ کی صبح کو شہر کے باہر کھلی جگہ میں سیر کیلئے گئے، اور اپنی بہن رقیہ کو بھی ساتھ لے گئے، پھر ایک باغ میں داخل ہوئے، وہاں انھوں نے اونچے اونچے درخت، خوشبودار پھول اور مختلف رنگ اور شکل کے پھل دیکھے، تو لڑکی نے ایک پکے ہوئے سیب کو للچائی ہوئی نظر سے دیکھا اور اسے توڑ لینے کا ارادہ کیا۔ اتنے میں اس کے دونوں بھائی چیخ اٹھے "رقیہ! (خبردار!) اس پھل سے دور ہو، کسی پھول اور پھل کو مالی کی اجازت کے بغیر ہاتھ نہ لگا۔ صرف شریر (بدمعاش) بچے ہی پھل چرایا کرتے ہیں، تو تو ان میں سے (ان جیسی) نہ ہو بلکہ ہمیں تو شریفوں میں سے (جیسے) رہنا چاہیئے۔ اگر تجھے کوئی پھل پسند آتا ہو تو خرید لے [مگر] چوری نہ کر" پس تین سیب رقیہ نے چھ آنے میں اور ایک گلدستہ ایک آنے میں خرید لئے۔ لیکن اس کے دونوں بھائیوں نے آٹھ انار ایک روپے میں خریدے۔

ثُمَّ خَرَجُوْا عَلٰی شَاطِئِ النَّهْرِ وَ تَفَرَّجُوْا وَاغْتَسَلُوْا وَ سَبَحُوْا فِي الْمَاءِ وَ سُرُّوْا مَسَرَّةً عَظِيْمَةً ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى بَيْتِهِمْ وَ قَصُّوْا عَلٰى أُمِّهِمْ فَتَبَسَّمَتْ وَ فَرِحَتْ عَلٰى قِصَّةِ الْأَثْمَارِ ۔	پھر وہ سب ندی کے کنارے چلے گئے اور سیر کی، نہائے۔ پانی میں تیرے اور بہت ہی خوش ہو گئے۔ پھر اپنے گھر واپس گئے اور اپنی ماں کو سب قصہ سنایا تو وہ مسکرائی اور پھلوں کے قصے پر بہت خوش ہوئی ۔

مشق نمبر ۹۸

(۱) سخت بیماری (کی تکلیف) برداشت کرنے کے بعد آپ کے بچے کی کامل صحت نے مجھے بہت ہی مسرور کر دیا (۲) مجھے اپنے دوست کا پتہ ارسال فرمانے پر میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں (۳) تمباکو نوشی اپنے استعمال کرنے والوں کو نہایت ضرر پہنچاتی ہے۔ تو اگر تم اس کے نقصانات سے بچنا چاہتے ہو تو اسے دوامی طور پر چھوڑ دو (۴) اس زمانے میں علماء (سائنس دانوں) نے بہت سی نئی نئی باتیں معلوم کر لی ہیں (۵) ہم صبح کا کھانا [ناشتہ] کھانے کے علاوہ دن میں دو بار کھاتے ہیں (۶) جب تو کمینہ کو ذرا سی عزت دے [تو] وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ تجھے اس سے کوئی ضرورت ہے (۷) ایک دیہاتی بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس سے بڑی فصیح گفتگو کی تو اسے بہت پسند آیا اور اس کے لئے انعام کا حکم دیا۔ (۸) مناسب ہے کہ زمانے کے حوادث پر پوری طرح صبر کریں [یا ان کو اچھی طرح برداشت کریں] (۹) جو بچے علم میں کامیاب ہوتے ہیں انھیں تحصیلِ علم پر حوصلہ افزائی کے لئے انعام دیا جاتا ہے (۱۰) ریلوے کمپنی نے اپنے ایک حصہ دار کو اس کی واقفیت پر اعتماد اور اس کی

امانت داری اور چستی پر بھروسہ کرنے کے باعث محکمۂ حسابات کا افسر اعلیٰ (ہیڈ) بنادیا ہے (۱۱) جان بوجھ کر قتل کرنے والے کو اس کے اپنے گناہ کے باعث اور اس جیسوں کو عبرت (نصیحت) دینے کے واسطے وہی قتل کی سزا دی جاتی ہے [اور اسے اسی طرح قتل کر دیا جاتا ہے] (۱۲) راستوں کی روشنی اور راہ چلنے والوں کو راستہ بتلانے کے لئے شہروں میں رات کے وقت چراغ جلائے جاتے ہیں (۱۳) جب کبھی میرے والد مجھے پکارتے ہیں "اے سعید!" میں جواب دیتا ہوں "جناب میں حاضر ہوں" اور (ساتھ ہی) ان کا حکم ماننے کے لئے ایک وفادار خادم کی طرح کھڑا ہو جاتا ہوں (۱۴) اے پیارے بیٹے! اچھا صبر اختیار کرو (خوب برداشت کی عادت ڈالو) اور بے صبر نہ بنو، کیونکہ برداشت (کی خصلت) بڑے آدمیوں (سرداروں) کی خصلت ہوا کرتی ہے۔ (۱۵) نعمت والوں کے لئے ان کی نعمت مبارک ہو اور عاشق مسکین کے لئے [مبارک ہو] وہ [مصائب کے تلخ گھونٹ] جو وہ پی رہا ہے۔

مشق نمبر ۹۹ (قرآن سے)

(۱) ہم نے تمہیں (اے پیغمبرؐ!) ایک کھلی فتح عطا فرمائی (۲) بے شک وہ (کافر لوگ) ایک داؤں چل رہے ہیں اور ہم بھی ایک داؤں چل رہے ہیں۔ (۳) وہ لوگ جو کچھ بھی کہیں تم اس پر صبر کرتے رہو اور خوبی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور تم جھٹلانے والے سرمایہ داروں کو اور مجھے (اپنے اپنے حال پر) چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیدو (ہم خود نبٹ لیں گے اور انہیں مناسب سزا دیدیں گے)۔ (۴) تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی چیزوں کو (غور سے) دیکھے (اور سمجھے) کہ ہم ہی نے آسمان

سے) پانی انڈیلا، پھر زمین کو پھاڑ دیا (اس میں درزیں بنادیں) اور اناج اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوے اور چارا تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے اگاتے۔ (۵) [اے لوگو!] تم اپنے بچوں کو مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرو، ہم ہی تو تم کو بھی اور ان کو بھی روزی پہنچایا کرتے ہیں۔ [پھر ڈر کیسا؟] (۶) اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کرے تو ہم عنقریب اسے ایک بڑا اجر (معاوضہ) عطا فرمائیں گے (۷) اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ ان کے کرتوت کی سزا [اور] اللہ کی طرف سے ایک عذاب کے طور پر کاٹ ڈالو۔ (۸) تو ہم نے انھیں ایک زبردست قدرت والے کی گرفت کی مانند گرفت میں لے لیا۔

تنبیہ۔ مذکورہ دونوں مشقوں میں حسب ذیل الفاظ مفعول مطلق اور مفعول لہٗ ہیں۔

مشق ۹۸ میں:۔

مفعول مطلق۔ فقرہ (۱) سُہودًا (۲) شُکْرًا (۳) اِضْرارًا، تَرْکًا۔ (۴) اِکْتِشافاتٍ (۵) اَکْلَتَیْنِ، اَکْلَۃً (۶) بعضَ الاِکرام (۷) اَفْصَحَ خطابٍ (۸) کُلَّ الصَّبْرِ (۱۳) لَبَّیْکَ وسَعْدَیْکَ، قیامَ الخادم (۱۴) صَبْرًا (۱۵) هنیئًا۔

مفعول لہ۔ فقرہ (۹) تشجیعًا (۱۰) اِعْتمادًا، ثِقَۃً (۱۱) مُجازاۃً، عِبْرَۃً (۱۲) اِنارۃً، هدایۃً۔

مشق نمبر ۹۹ میں :۔

مفعول مطلق: فقرہ (۱) فَتْحًا (۲) كَيْدًا (۳) هَجْرًا، قَلِيلًا (۴) صَبًّا، شَقًّا (۸) أَخْذَ۔

مفعول لہٗ: فقرہ (۴) مَتَاعًا (۵) خَشْيَةَ (۶) إِبْتِغَاءَ (۷) جَزَاءً ، نَكَالًا ۔

ایک طالب علم کی طرف سے اپنی بڑی اور دولتمند بہن کو ایک خط۔ اس سے کچھ اپنی ضروریات طلب کر رہا ہے"

میری قابل احترام بہن! شریف بیبیوں کی زینت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے ساتھ تمہارے حسن سلوک نے مجھے عادی بنا دیا ہے کہ میں اپنے تمام معاملات میں تمہاری طرف التجا کروں۔ آج مدرسہ کی بعض ضروریات کی خریداری کے لئے میں اپنے آپ کو حاجتمند پا رہا ہوں۔ اس لئے میں تمہارے مکارم اخلاق سے یہ توقع رکھتے ہوئے تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں کہ تم اپنی پہلی فرصت میں اتنی رقم بھیجدو گی جسے تمہارا ضمیر اجازت دے، تاکہ میں اپنی [موجودہ] ضرورت پوری کر لوں اور باقی کو [آئندہ کی] ضروریات کے لئے محفوظ رکھوں۔ اس سلوک سے تمہاری مہربانی کیلئے میری شکر گزاری بہت بڑھ جائے گی اور میرے دل میں تمہاری محبت دو چند ہو جائے گی۔ تم اپنے بھائی کے لئے ہمیشہ [سلامت] رہو۔

تمہارا فرمانبردار

حامد

سوالات نمبر ۲۱ کے بعض سوالوں کے جوابات

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو: یَمِیْلُ الصَّالِحُ الی الفضیلة کُلَّ المَیْلِ۔ یَتَصَدَّقُوْنَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ۔ نَتَاجِرُ اَمْلًا بِالرِّبْحِ۔

(یَمِیْلُ) فعل مضارع، حالتِ رفعی میں۔ رفع ظاہر ہے۔ (الصَّالِحُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے۔

(کُلَّ) مضاف ہے فعل مذکور کے مصدر (المَیْلِ) کی طرف اس لئے وہ مفعول مطلق کا قائم مقام ہے اور منصوب ہے (دیکھو سبق ۶۱ - ۷)۔

فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے +

(یَتَصَدَّقُوْنَ) فعل مضارع جمع مذکر غائب۔ حالتِ رفعی میں۔ اس کا رفع نونِ اعرابی سے آیا ہے۔ اس میں واو ضمیر مرفوع متصل فاعل ہے۔

(ابْتِغَاءَ) مصدر ہے۔ مفعول لہٗ ہے، اس لئے منصوب ہے۔ مضاف۔

(مَرْضَاةِ) مضاف الیہ اس لئے مجرور ہے۔ پھر مضاف بھی ہے۔

(اللهِ) مضاف الیہ مجرور ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے +

(نَتَاجِرُ) فعل مضارع مرفوع برفع ظاہر۔ اس میں ضمیر (نَحْنُ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے۔ (اَمْلًا) مصدر ہے مفعول لہٗ ہے۔ (بِالرِّبْحِ) جار مجرور متعلق ہے مصدر سے۔ فعل و فاعل و مفعول لہٗ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مشق نمبر ۹۵* (۱۰۰)

(۱) جب تم چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو آفتاب نکلنے کی سمت کی طرف مُنہ کر لو تو جو [سمت] تمہارے سامنے ہوگی وہ مشرق ہے اور جو تمہارے پیچھے ہوگی وہ مغرب ہے۔ اور تمہارے دائیں طرف جنوب اور بائیں طرف شمال (۲) نقشہ میں خلیج بنگال کو ہندستان کے پورب میں اور بحرِ عرب کو اس کے پچھم میں دیکھوگے۔ (۳) نقشہ میں ریلوے لائنیں جال کی مانند دکھائی دیتی ہیں جو پورب، پچھم، دکھن، اور اُتر کی طرف شاخ در شاخ پھیلی ہوئی ہیں (۴) مزدور لوگ دِن بھر کام میں لگے رہتے ہیں اور سُورج ڈوبنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں پھر سُورج نکلنے سے کچھ پیشتر اُٹھ جاتے ہیں اور دوبارہ اپنے کاموں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ (۵) سانپ کے پاس سو جا اور [لیکن] بچھو کے نزدیک بیٹھ بھی مت [ایک کہاوت ہے] (۶) کھا یہودی کے گھر اور سو نصرانی کے گھر [ایک کہاوت ہے] (۷) اے اللہ! میری حفاظت کر میرے سامنے کی طرف سے اور میرے پیچھے کی طرف سے اور میرے دائیں اور میرے بائیں طرف سے اور میرے اوپر کی جانب سے اور نیچے (۸) تُو اور تیرا پڑوسی باہم موافق بنے رہو۔ (۹) اے تاجر! تجھے فلسفی بحثوں سے کیا کرنا ہے؟ [یعنی اسے چھوڑ دو] (۱۰) حوادثِ (زمانہ) کے ساتھ تیرا کیا حال ہے؟ (۱۱) تجھے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ (۱۲) کیا تو اپنے بھائی کے ساتھ ٹھیرتی نہیں؟

---

* مشق نمبر ۱۰۰ ہونا چاہیئے لیکن اصل کتاب میں غلطی ہو گئی ہے ۱۰۰ کی بجائے ۹۵ لکھا گیا ہے۔ اس لئے کلید میں اس کی اتباع بغیر چارہ نہیں رہا۔

اشعار

میرا ایک وطن ہے میں نے قسم کھالی ہے کہ اسے [کسی قیمت پر] نہ بیچوں گا۔ [یعنی میں اپنے وطن سے غداری نہ کروں گا] اور [اس بات کی بھی قسم کھالی ہی] کہ کبھی بھی اپنے وطن کا مالک میرے سوا کسی غیر کو نہ دیکھوں گا [کسی اور کو اپنے وطن کا مالک نہ ہونے دوں گا]۔

اور لوگوں کے دلوں میں ان کے اوطان کی محبت ان اغراض نے ڈال دی ہے جنھیں [ان کی] جوانی نے وہاں پوری کی ہیں [سِنِ شعور میں آنے کے بعد سے آدمی نے وطن سے جو فوائد اور آرام وغیرہ حاصل کئے ہیں اُنھوں نے آدمی کے دل میں وطن دوستی کا تخم بو دیا ہے] لوگوں کے ساتھ احسان کرو تو ان کے دلوں کو مسخر کر لوگے۔ کیونکہ بسا اوقات انسان کو احسان ہی نے رام کر لیا ہے۔

مشق نمبر ۹۶ (قرآن سے)

(۱) وہ [اللہ] جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (۲) پاک ہے وہ [خدا] جس نے اپنے بندے [محمدؐ] کو رات کے وقت مسجدِ حرام [مکے کی مسجد] سے مسجدِ اقصیٰ [بیت المقدس کی مسجد] تک سیر کرائی جس کے اطراف کو ہم نے برکت عطا فرمائی۔ (۳) اس نے کہا تو کتنی مدت [یہاں] ٹھیرا رہا؟ اس نے کہا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ (۴) اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں [پلاسکتی ہیں] (۵) [حضرت موسیٰؑ نے کہا] اے میری قوم اس پاک سرزمین [شام]

میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے [مقرر کر دی ہے] (۶) انہوں نے کہا اے موسیٰ جب تک وہ لوگ اس میں موجود ہیں ہم اس (سرزمین) میں ہرگز داخل نہ ہوں گے تو تم اور تمہارا رب وہاں جاؤ اور لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہوتے ہیں (۷) جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لاچکے ہیں [یعنی مسلمانوں سے] تو کہتے ہیں کہ ہم [بھی تو] ایمان لاچکے ہیں، اور جب وہ اپنے شیاطین [اپنے شریر سرداروں] سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں، ہم تو [مسلمانوں سے] صرف مسخری [فریب] کر رہے ہیں ۔

مشق نمبر ۹۷ (عربی میں ترجمہ)

(۱) اذا اَرَدْتُمْ اَنْ تَعرِفوا الجهاتِ الاربعَ فی الخریطة فضعوها امامَکم فما کان فوقًا فهو الشمالُ وما کان تحتًا فهو الجنوبُ وما کان یمینًا فهو الشرقُ وما کان شمالاً فهو الغربُ (۲) فی خارطة الهند کلکتة فی الشرقِ وکراتشی [کراچی] فی الغرب وسلسلةُ الجبلِ هِمالیة فی الشمال وسیلان [سیلون] فی الجنوب (۳) فی شمالِ داری سوقٌ وفی جنوبها مدرسةٌ وفی شرقها شارعٌ والی غربها جُنَیْنَةٌ (۴) مدرستنا فی جهة الشرق نحو ثلثةِ اَمیالٍ (۵) نشتغل فی تحصیل العلم طولَ النهار وبعدَ صلوة العصر نذهبُ الی لَعِبِ الصَّوْلَجانِ (۶) اُنْظُرْ فی هٰذهِ الصورةِ اَخی الکبیرُ جالسٌ عن یمینی واخی الصغیرُ قائمٌ عن شِمالی وخادمی قائمٌ خلفی (۷) الریاضةُ الجسمانیةُ صباحًا ومساءً واجبةٌ

لِصِحَّتِكَ (٨) أَحِبَّائِيْ! اُدْخُلُوا الْمَسْجِدَ وَصَلُّوْا صَلٰوةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ اُدْخُلُوْا بُيُوْتَكُمْ وَلَا تَخْرُجُوْا إِلَّا مِنْ بُيُوْتِكُمْ۔

بہن کی طرف سے بھائی کو جواب

میرے پیارے بھائی!

وعلیک السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس دوران میں کہ میں تمہاری خبروں اور خیر و عافیت کے تروتازہ پھولوں کے اشتیاق اور انتظار میں تھی کہ ناگاہ تمہارا فلاں تاریخ کا خط میرے پاس آپہنچا جس نے تمہارے اس نیک گمان کو ظاہر کیا جو تمہارے قلبِ مخلص میں اپنی بہن کی نسبت موجود ہے۔

میرے پیارے بھائی! میں اس بات سے بہت مسرور ہوں کہ تم نے مجھ سے وہ چیز طلب کی جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ اور چونکہ تم اپنے سبقوں [کے یاد کرنے] میں خوب مستعد ہو اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے بڑے شائق۔ اس لئے میں نے تمہیں اتنی اتنی رقم بھیجی ہے۔ اور جب مجھے [مزید] ایسی خبریں ملیں گی جو میری مسرت کا باعث ہوں تو میں تمہیں اس سے کہیں زیادہ انعام دوں گی جتنا تم چاہتے ہو۔

یہ [تو میں لکھ چکی] اس کے علاوہ اور [یہ کہ] مجھے امید ہے کہ تم مجھے خط بھیجنے میں دیر نہ کیا کرو گے۔ تاکہ میں ہمیشہ تمہارے کاموں [حالات] سے باخبر رہا کروں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس راستہ پر چلائے جس میں تمہارا کمال [اور ترقی] ہو۔ والسّلام

تمہاری بہن

راشدہ

سوالات نمبر ۲۲ کے بعض سوالوں کے جوابات

سوال (۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔ (۱) قُمْتُ نصفَ اللَّیلِ۔ (۲) نِمْتُ بعدَ العِشاءِ اِزاءَ الشُّبّاکِۃِ فوقَ السَّرِیرِ۔

(قُمْتُ) فعل لازم اس کے ساتھ ضمیر ت متکلم کے لئے وہ فاعل ہے (نِصْفَ) اسم عدد۔ جو اپنے مضاف الیہ (اللّیل) کی وجہ سے ظرفیت کے معنے پر مشتمل ہے۔ اس لئے مفعول فیہ ہے۔ منصوب ہے[1] (اللّیل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ فعل وفاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(نِمْتُ)، فعل بافاعل قُمْتُ کی مانند۔ (بَعْدَ) اِسم ظرف، مفعول فیہ اس لئے منصوب، مضاف۔ (العِشاءِ) اسم ظرف زمان، مضاف الیہ، مجرور۔ (اِزَاءَ) ظرف مکان، مفعول فیہ۔ اس لئے منصوب ہے۔ مضاف۔ (الشباکۃِ) مضاف الیہ مجرور۔ (فَوْقَ) ظرف مکان، مفعول فیہ، اس لئے منصوب۔ مضاف۔ (السَّرِیرِ) مضاف الیہ، مجرور۔ تینوں ظروف فعل سابق سے متعلق ہیں۔ فعل فاعل اور ظروف مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوال (۹) دو جملوں کی تحلیل کرو۔ (۱) کُلْ من ھٰذا الطَّعامِ وَ اَخَاكَ۔ (۲) سَلِّمْتَ علیہ واَقارِبَہ۔

(کُلْ) فعل امر حاضر مبنی جزم پر، اس میں ضمیر (انت) مستتر ہے جو فاعل ہے بحالت رفعی میں۔ (مِنْ) حرف جر، مبنی سکون پر۔ (ھٰذا) اِسم اشارہ مبنی۔ محلاً مجرور۔ (الطعامِ) مشارٌ الیہ ہے۔ اعراب میں مشارٌ الیہ اِسم اشارہ کا تابع ہوتا ہے اس لئے مجرور ہے۔ جار مجرور متعلق فعل اور یہاں مفعول بہ کے قائم مقام

[1] دیکھو سبق ۶۲ - ۸

ہیں (و) واؤ اس جگہ معیت کا ہے کیونکہ طعام پر عطف کریں تو معنے نہیں بنتے۔ اور ضمیر مستتر (انت) پر عطف کریں تو معطوف سے پیشتر ایک ضمیر منفصل لانا چاہیئے (دیکھو درس ۱۷-۴)۔

(اَخَا) مفعول معہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۱) ۔ (کَ) ضمیر مجرور مضاف الیہ ہے، فعل امر اپنے فاعل وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ، انشائیہ ہوا ۔ (سَلَّمْتُ) فعل با فاعل ۔ (علیہ) جار مجرور متعلق فعل ۔ (و) واو اس جگہ معیت کا ہے۔ کیونکہ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر حرف جر کا اعادہ ہونا چاہیئے (دیکھو درس ۱۷-۵)۔ (اَقَارِبَ) مفعول معہٗ ہے اس لئے منصوب ہے، مضاف ہے ۔ (ہٗ) مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ فعل فاعل وغیرہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

مشق نمبر ۹۹ (عربی سے اُردو)

(۱) جب طالب علم چھوٹے پن میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن میں سردار بنتا ہے (۲) عزت دار ہو کر زندہ رہ ورنہ باعزت مر جا (۳) دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگا (۴) نہ میوے کچے کچے نہ کھانا گرم گرم کھایا کر (۵) ہم زین کسے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوئے (۶) ہم نے کتاب کو صفحہ صفحہ اُلٹا پلٹا اور باب باب پڑھ ڈالا (۷) نیکبخت لوگ جنت میں روبرو اللہ کا مشاہدہ کرینگے (۸) شاگردوں نے چار چار کی صف بنائی (۹) پرہیزگار آدمی ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کا قلب مطمئن ہوتا ہے اور سعادت [کامیابی] اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے اور بدبخت ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کا ضمیر اسے عذاب دے رہا ہوتا ہے [ملامت کر رہا ہوتا ہے] اور شقاوت [ناکامی] اس کی منتظر رہتی ہے

(۱۰) رات کو اکیلے نہ نکلا کر (۱۱) میں نے اللہ کو [اپنا] رب اور اسلام کو [اپنا] دین اور محمدؐ کو [اپنا] پیغمبر برضا [ورغبت] قبول کر لیا ہے۔

اشعار

تُو وہی تو ہے کہ تیری ماں نے تجھے جنا ایسی حالت میں کہ تُو رو رہا تھا اور لوگ تیرے آس پاس ہنس رہے تھے اس لئے ایسے کاموں کا شائق ہو جا کہ وہ لوگ تیری موت کے دن جب روئیں تو تُو ہنستا ہوا خوش و خرم رہے۔

مشق نمبر ۱۰۰ (قرآن سے)

(۱) اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب کہ تم نشہ میں ہو۔ یہاں تک کہ جو کہتے ہو اسے سمجھنے لگو، اور نہ ناپاکی کی حالت میں [نماز کے قریب جاؤ] (۲) [اے پیغمبرؐ!] ان [صحابہؓ] کو دیکھا کرتے ہو رکوع کرتے ہوئے سجدے کرتے ہوئے جبکہ وہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہ رہے ہیں (۳) اگر اللہ نے چاہا تو تم امن و امان کے ساتھ بے خوف و خطر اپنے سروں کو منڈا کر اور بالوں کو کترا کر ضرور ہی مسجدِ حرام [حرمت و عظمت والی مکہ کی مسجد] میں داخل ہو جاؤ گے (۴) تو سلیمانؑ اس [چیونٹی] کی بات سے مُسکرا دیئے ہنستے ہوئے (۵) جب وہ [منافق] نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی کی حالت میں لوگوں کو بتلاتے ہوئے [ریاکاری سے] کھڑے ہوتے ہیں۔ (۶) تم سب [جنت سے] ایسی حالت میں اُتر جاؤ [نکل جاؤ] کہ تم میں سے بعض بعض کا دشمن ہے (۷) اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں تھا جب کہ تم [اے پیغمبرؐ!] ان میں موجود ہو اور نہ انھیں عذاب دینے والا تھا جب کہ وہ بخشش چاہ رہے ہوں۔

(۸) جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اس میں شک نہیں کہ شرک تو بڑی ہی بیجا حرکت [بڑا بھاری گناہ] ہے۔ (۹) انھیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں؟ (۱۰) اور [اس وقت کا خیال کرو] جب کہ موسےٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دے رہے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [پیغمبرؑ] ہوں۔ (۱۱) اور تم نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلم [اللہ کے فرمانبردار] ہو۔ (۱۲) اور [اس وقت کا خیال کرو] جب کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا' اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [رسول] ہوں' جو [خدا کی کتاب] توراۃ میرے سامنے موجود ہے اسکی تصدیق کر رہا ہوں اور میرے بعد جو پیغمبر آئے گا جس کا نام احمدؐ ہوگا اسکی خوشخبری دے رہا ہوں۔

مشق نمبر ۱۰۱ (اردو سے عربی)

(۱) اَلْاَوْلَادُ اذا اجْتَهَدُوْا صِغَارًا سَادُوْا كِبَارًا (۲) لَا تَشْرَبَنَّ الشَّايَ حَارًّا فَاِنَّهُ يَضُرُّ الْاَسْنَانَ (۳) دخلتُ المدرسةَ و الْاَوْلَادُ كُلُّهُمْ حاضرون فى فَصْلِيْ (۴) اَتَيْتُ انا وابى المسجدَ وَ الخطيبُ يَخْطُبُ قَائِمًا على المِنْبَرِ (۵) المنافقُ اذا قامَ الى الصلوٰةِ قَامَ كُسَالٰى مُرَائِيًا (۶) اِخوانى لا تَتْرُكُوا المدرسةَ اِلَّا وَاَنْتُمْ كَامِلُوْن فى العلوم الدينيّة وَالْعَقْلِيَّةِ (۷) قَلَّبْتُ هٰذا الكتابَ وَرَقَةً وَرَقَةً

وقرأتُ بابًا (۸) یاسیّدَۃُ الم تُؤذِینَنِی وانتِ تعلمِینَ انّی طالبُ خیرِکِ (۹) اِنّ اللّٰہَ لایُعذِّبُ العبدَ وھو یستغفِرُہٗ۔

مشق نمبر ۱۰۲ (عربی سے اُردو)

(۱) ایک مثقال سونا تین رطل تانبے کی نسبت قیمت کے اعتبار سے زیادہ ہوتا ہے۔ (۲) [عید] فطر کی زکوٰۃ [صدقۂ فطر] ایک صاع جَو یا آدھا صاع گیہوں ہے (۳) میں نے ایک فدان چاول بویا (۴) پانچ مُد عمدہ گیہوں کی قیمت بارہ قرش تک پہنچتی ہے۔ (۵) مَیں نے قہوہ کی ایک پیالی اور دودھ کے دو رطل پیئے۔ (۶) سنگترہ مزے کے اعتبار سے تمام میووں سے زیادہ لذیذ اور دیکھنے میں زیادہ خوشنما اور پائداری میں زیادہ دیرپا ہے (۷) کھانے کے بعد ایک پیالی قہوہ پی لیا کر۔ لیکن شراب ہرگز ہرگز نہ پی کیونکہ اس کا فائدہ بہت ہی کم اور اس کا نقصان بہت زیادہ ہے اور اس کا گناہ بہت بڑا ہے (۸) پانی کا ایک مٹکا ایک چھوٹے کنبے کو ایک دن پینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (۹) آدمی مزاج کے اعتبار سے تمام حیوانات میں زیادہ معتدل ہے اور کام کے لحاظ سے زیادہ کامل ہے اور احساس کے اعتبار سے سب سے زیادہ لطیف [نازک۔ گہرائی تک پہنچنے والا] ہے۔ (۱۰) فضا صاف ہوگئی ہے اس لئے تمھیں اس میں ایک ہتھیلی برابر [بھی] ابر نہیں دکھائی دے گا۔ (۱۱) میرے پاس دو گز ریشمی کپڑا اور تین گز اُونی کپڑا ہے (۱۲) باپ کا دل خوشی سے بھر گیا جب اسے خبر پہنچی کہ اس کے لڑکے کامیاب ہوگئے ہیں۔ (۱۳) ہیڈ ماسٹر نے جب دیکھا کہ طلبہ کامیاب ہوگئے ہیں تو دل میں خوش ہوگیا (۱۴) سب سے اچھا کام وہ ہے جس کا نتیجہ جلد

نکلے اور فائدہ زیادہ ہو۔ (۱۵) میرے بیٹے نے کتاب عزیز [قرآن کریم] کی پیروی کی۔ تو میرا سرور زیادہ ہو گیا اور اس کی فرحت بڑھ گئی۔ چونکہ میں باپ ہوں اور سراج [چراغ] اس لئے اس نے مجھے عمر بھر اُف تک نہ کہا؛

مشق نمبر ۱۰۳ (قرآن سے)

(۱) اللہ سب سے اچھا نگہبان ہے اور رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (۲) ہم نے زمین میں شگاف ڈال دیئے چشموں سے (۳) تم نہیں جانتے ان میں سے کون تمھارے فائدے کی رُو سے تم سے زیادہ قریب ہے [کون ایسا ہے جو تمھیں جلد از جلد فائدہ پہنچائے]۔ (۴) جو لوگ ظلم کی رُو سے [ناجائز طور پر] یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ [دوزخ کی] دہکتی آگ میں جھلسیں گے۔ (۵) [اے پیغمبر!] انھیں کہدو کہ کیا ہم تمھیں وہ لوگ بتلادیں جو [اپنے] کاموں میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں؟ [ہاں تو] وہ وہ ہیں جن کی کوشش صرف دنیا کی زندگی میں [دنیا کے مشغلوں میں] کھوئی گئی ہے حالانکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ (۶) تو انھیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون شخص مکان [درجہ] کے لحاظ سے بدتر اور لشکر [ساتھیوں] کے لحاظ سے زیادہ کمزور ہے (۷) اور [نیکیوں کی] آخرت درجات کے اعتبار سے بڑی شاندار اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑی شاندار ہے (۸) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بڑے غصے کی ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں ایسی مضبوط صف بنا کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ سے بنائی ہوئی عمارت ہیں [جو ہلائے نہیں ہلتی] (۹) [اے پیغمبر!] تم کہا کرو کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھاتا چلا جا [میرا علم زیادہ کرتا رہ]۔ (۱۰) اور بہتیرے گاؤں [والوں] نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے اس معاملہ کا سخت حساب لیا اور ہم نے انھیں بڑی طرح سزا دی +

مشق نمبر ۱۰۴ (اردو سے عربی)

(۱) اِشْتَرَيْنَا تولةً ذَهَبًا [يا مِنَ الذَّهب] بِمِائَةِ روبيةٍ۔ (۲) يَحْصُلُ [يا يُوجَدُ] فى بمبائى فى هٰذه الايام مَنٌّ تَمرًا بِخمسَ عشرةَ روبيةً (۳) اَلْآنَ شَرِبْتُ فِنْجَانَيْنِ قهوةً [يا من القهوةِ] (۴) رطلانِ ثَمنًا [يا مِنَ السَّمْنِ] يكفى لِسِتّةِ ارطالٍ لحمًا [يا مِنَ اللَّحمِ] (۵) محمودٌ اَصغرُ مِنْ خالِدٍ سِنًّا لٰكِنَّهُ اكبرُ منه علمًا (۶) اَلْجَمَلُ اَشْهَرُ الْحَيَوَانِ جَسَامَةً وانقيادًا وقناعةً (۷) اَنْبَهُ اَشْهَرُ الفَوَاكِهِ فى الهند وباكستان طَعمًا ورائحةً (۸) لَمَّا سَمِعْتُ خبرَ نجاحِ اَخِيْكَ فاضَ قَلْبِيْ سُرورًا (۹) الكبيرُ مَنْ هو اَكبرُ عِلمًا وعَقْلًا (۱۰) هٰذا البيتُ عشرون ذِراعًا طولًا وخمسةَ عشرَ ذِراعًا عرضًا +

مشق نمبر ۱۰۶

آنے والے جملوں کو خالی جگہوں میں تمیز کے مناسب الفاظ رکھ کر پورا کرو:۔

(۱) قیمۃً (۲) طعمًا (۳) قولًا (۴) حجمًا، نورًا (۵) عنقًا، ریشًا، جسمًا، بأسًا یا ھیبۃً ۔

تنبیہ:۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ اور الفاظ بھی رکھ سکتے ہو۔

مشق نمبر ۱۰۷

آنے والے [یا ذیل کے] اسموں میں سے ہر ایک اسم کو ایک مناسب جملہ میں تمییز بناؤ:۔

(۱) عندی منٌّ سکرًا (۲) الاسدُ اشدُّ بأسًا (۳) ھٰذا البیتُ خمسون ذراعًا طولًا (۴) محمدٌ احسنُ اخلاقًا (۵) اشتریتُ عشرین رطلًا لبنًا [یا من اللبن] (۶) ھٰذا المقام احسن ھواءً (۷) اشتریتُ رطلًا من بُنِّ بریتینَ (۸) خالدٌ اشھرُ لاعبًا فی لعبِ الصَّولجانِ (۹) الذھبُ ارفعُ ثمنًا من الفضۃ (۱۰) فی المکتبۃ اُلوفٌ من الکتب (۱۱) رطلٌ من عسلٍ خیرٌ من رطلَی سُکَّرٍ (۱۲) حضرَ الیومَ فی المدرسۃ مئۃُ تلمیذٍ ۔

تنبیہ:۔ محض مثال کے طور پر مذکورہ جملے بنا دیئے گئے ہیں تم ہر ایک جملہ کی جگہ متعدد اور مختلف بنا سکتے ہو۔ اسی طرح آئندہ بھی سمجھا کرو۔

مشق نمبر ۱۰۸

آنے والے جملوں میں تمییز کی موجودہ صورت کو دوسری ہر ممکن صورت سے بدل دو اور تمییز کی

اس تبدیلی سے ممیّز میں جس تبدیلی کی ضرورت پیش آئے اسے بھی ملحوظ رکھو۔

(۱) جَرَّةٌ مَاءً، جَرَّةٌ من ماءٍ یامن الماءِ (۲) مثقالُ ذَهَبٍ، مثقالٌ مِنَ الذَّهبِ۔ مِنْ رِطْلِ نُحاسٍ یا مِنْ رِطْلٍ من النُّحاسِ (۳) مِائَتَیْ ذِراعٍ کتّانٍ (۴) سلّتینِ عِنبًا یا من عِنبٍ (۵) قِنطارُ صابونٍ، قِنطارًا من الصّابونِ (۶) نِصْفُ صاعِ بُرٍّ یا نِصْفُ صاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

مشق نمبر ۱۰۹

جو اعداد ذیل کے جملوں میں مذکور ہیں ان کی تمیز مناسب معدودات سے بناؤ۔

(۱) اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، ثلاثون یومًا، اربعٌ وعشرون ساعةً (۲) مِئَةُ مِیلٍ، عشرون ذِراعًا (۳) تلمیذٍ، مُعَلِّمًا (۴) مِیلًا، (۵) حُجُراتٍ۔

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز منصوب ہو اور ممیّز کیل (ماپ) ہو:-

اشتریتُ قُفَّازًا بُرًّا۔ بِعْتُ مُدَّیْنِ اَرُزًّا۔ عندی قَدَحٌ لَبَنًا۔

(۲) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز مجرور ہو اور ممیّز وزن ہو:-

عندی رِطْلُ سَمْنٍ [یا رِطْلٌ من سَمْنٍ]۔ خُذْ مثقالَ ذهبٍ [یا مثقالًا من ذَهَبٍ] اشتریتُ مَنَّ سُكَّرٍ [یا مَنًّا من سُكَّرٍ]۔

(۳) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز منصوب ہو اور ممیّز مساحة کا کوئی اسم ہو:-

عندنا ذِراعٌ حریرًا۔ فَدّانٌ حقلًا۔ الطریقُ خمسون میلًا طولًا۔

(۴) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز جمع مجرور ہو اور ممیّز عدد میں سے کوئی اسم ہو: عندہ ثلٰثۃُ اَرطالٍ من التَّمرِ۔ عندہ اربعۃُ اَقداحِ اللَّبنِ۔ عندہ عشرۃُ دراھمَ ؛

(۵) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز مفرد منصوب ہو اور ممیّز کوئی اسم عدد ہو: فی الدار اثنتا عشرۃَ حُجرۃً وعشرون بابًا وخمسون شُبّاکًا۔

(۶) عندی سبعۃ اقلام۔ رأیتُ فی بیتہٖ عشرۃَ اولادٍ۔ اللبنُ مملوءٌ فی مائۃِ کأسٍ۔

(۷) تین جملے ایسے بناؤ جن میں ممیّز جملہ کے اندر ملحوظ ہو: طابَ الاستاذُ نفسًا۔ کَبُرَ الکذبُ ذنبًا۔ اخی اکثرُ منّی علمًا۔

مشق نمبر ۱۱۱ (عربی سے اردو)

(۱) لشکری آگئے مگر سپہ سالار (نہیں آیا) کیونکہ وہ بیماروں اور زخمیوں کے تدارک میں مشغول ہے، اور وہ کل یا پرسوں آجائے گا۔ (۲) [تمام] لوگ آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں مگر سست اور بداخلاق (۳) مسلمان بیدار ہو چکے ہیں مگر منافقین، ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کافروں کو اپنا دوست بنا رہے ہیں جب کہ ان [کافروں] نے اپنے دلوں کی عداوت اور بُغض کا اظہار بھی کر دیا ہے اور بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے اور مسلمانوں کو غلام بنانے اور انہیں ذلیل کرنے کے سوا تمام باتوں سے انکار کر رہے ہیں [یعنے مسلمانوں کو غلام اور ذلیل بنانے کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے] (۴) میں نے تمام پڑوسیوں سے دوستی کی مگر تکبر کرنے والوں سے

[دوستی نہیں کر سکا] (۵) تیرے مرنے کے وقت تیرے عمل کے سوا کوئی تیرا ساتھی نہیں ہوگا (۶) حال نکرہ مشتقہ کے سوا [کوئی لفظ] واقع نہیں ہوتا۔ مگر بعض صورتوں میں حال معرفہ اور اسم جامد [بھی] ہو جاتا ہے (۷) دیوان ابو العتاہیہ اور خنساء کے سوا تمام شعراء کے کلام عشقیہ مضامین سے خالی نہیں ہیں (۸) کتاب کے سوا میرا کوئی انیس [غمخوار] نہیں ہے۔ (۹) پختہ ارادے والے، کوشش کرنے والے، سخی، صاحب علم و عقل کے سوا کوئی سردار [لیڈر] نہ بنا، اور جاہل، سست، بخیل اور خود غرض کے سوا کوئی ذلیل نہ ہوا۔ (۱۰) پرہیزگار کے سوا تیرا مال کوئی نہ کھائے اور پرہیزگار کے مال کے سوا تو کسی کا مال نہ کھا (۱۱) میں حق [سچائی] کے سوا کسی کی پیروی نہ کروں گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈروں گا۔

اشعار

ہر مرض کے لئے کوئی دوا ہے جس سے اس کا علاج کیا جائے۔ مگر حماقت [ایسا مرض ہے] جس نے دوا کرنے والوں کو تھکا دیا۔

سنو! اللہ کے سوا سب باطل ہے اور ہر ایک نعمت لامحالہ زوال پذیر ہے۔

مشق نمبر ۱۱۲ (قرآن سے)

(۱) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا "آدم کو سجدہ کرو" تو انھوں نے [سب نے] سجدہ کیا مگر ابلیس نے [نہیں کیا] (۲) یہ ناچیز زندگی [دنیاوی زندگی] اور کچھ نہیں مگر لہو و لعب [ایک کھیل] ہے۔ (۳) برا مکر اور کسی کو نہیں گھیرتا مگر اپنے

صاحب کو [مکر کرنے والے کو]۔ (۴) تو ہم نے اس [گاؤں] میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔ (۵) حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا چیز ہے؟ (۶) اللہ کے سوا غیب [کی باتیں] کوئی نہیں جانتا۔ (۷) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا [اور کچھ] ہے؟

مشق نمبر ۱۱۳ (اردو سے عربی)

(۱) نَجَحَ الْأَوْلَادُ كُلُّهُم إِلَّا الْكَسْلَانَ (۲) اَلْمُسْلِمَاتُ يَخْرُجْنَ مع الحجاب إلّا الخالِدَةَ (۳) ما اكلتُ من هٰذه الفواكه إلّا برتقالاً (۴) لا يخاف المسلمُ إلّا اللّٰهَ (۵) صَادَقْتُ جميعَ النّاس إلّا المتكبّرَ (۶) لا نَعبُدُ احدًا غيرَ الله (۷) حضر الأولادُ كُلُّهم فى مدرستنا إلّا محمودًا (۸) نَجَحتِ البناتُ كُلُّهُنَّ إلّا ابنةً كَسْلَانَةً الّتى أضاعَتْ اوقاتها فى اللّهو واللّعِبِ ؎

مشق نمبر ۱۱۴

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مستثنیٰ یا اِلّا سے پُر کرو اور اعراب لگاؤ۔ نیز جن مقامات میں اعراب کی دو صورتیں جائز ہیں انھیں ظاہر کرو:-

(۱) إلّا اميرَ القافلة یا اور کچھ (۲) إلّا جزءٌ منه (۳) إلّا ولدٌ مجتهدٌ یا إلّا ولدًا مجتهدًا (۴) إلّا بالتّجارة (۵) إلّا يومًا (۶) إلّا علٰى أُمّه (۷) إلّا عَمَلَهٗ (۸) إلّا الْخوخَ ؎

آنے والے جملوں میں غیر کے ذریعہ استثناء کرو اور مستثنیٰ اور لفظ غیر کو اعراب لگاؤ :-

(٩) غَیْرَ وَرْدَةٍ (١٠) غَیْرُ عَمَلِهٖ (١١) غیرَ الذَّهَبِ۔ (١٢) غَیْرَ غَزَالَةٍ
(١٣) غیرَ یا غَیْرُ محمودٍ (١٤) غَیْرَ یا غیرُ القاعِدِ۔

خالی مقامات میں محذوف الفاظ کو رکھ کر ذیل کے جملے پورے بناؤ :-

(١٥) لا تعتمدْ (١٦) ما أعطیتهُ إلاّ قلماً (١٧) لا یُحِبُّنی أحدٌ (١٨) ما شربتُ
(١٩) قَدِمَ الجنودُ (٢٠) فازَ التلامذة۔

مذکورہ جوابات صرف ایک مثال کے طور پر لکھے گئے ہیں۔ ان کی جگہ بہتر سے جوابات لکھے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ہر موقع پر سمجھو۔

مشق نمبر ١١٥

ذیل کے اسموں میں ہر ایک اسم کو کسی جملے میں مستثنیٰ منہ بناؤ مثلاً :-

(١) فُتِحَتِ الأبوابُ إلاّ البابَ المغربیَّ (٢) فازَ التجارُ إلاّ تاجراً کَذُوباً (٣) لا أحِبُّ المُدُنَ إلاّ مدینةً صافیةَ الهواءِ (٤) لَمْ یُقْطَعِ الاشجارُ إلاّ شجرةً یا شجرةٌ (٥) البقولُ کُلُّها نافعةٌ إلاّ البقلةَ الرَّدیئةَ (٦) تفتَّحتِ الازهارُ کلُّها إلاّ زهرةً۔
(٧) لَمْ یَحْضُرِ التلامذةُ الی الآنَ إلاّ تلمیذَیْنِ یا تلمیذانِ۔
(٨) طارتِ الطیورُ إلاّ طائراً (٩) مضَی اللیلُ إلاّ بعضَهُ (١٠) سارَ المسافرون غَیْرَ المرضٰی ۔

مشق نمبر ۱۱۶

(۱) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُستثنیٰ بِاِلّا واجب النصب ہو:-

جاءَ القومُ اِلّا سیّدَھم۔ حضرَ التلامذۃُ اِلّا زیدًا۔

فَسَجَدُوْا اِلّا ابلیسَ۔

(۲) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مستثنیٰ بِاِلّا کے اعراب کی دو صورتیں جائز ہوں:-

ماحَضَرَ القومُ اِلّا سیّدَھم یا سیّدُھم۔ ھل نَضِجَتِ الثمارُ اِلّا

تُفاحًا، یا تُفاحٌ۔ ماسرتُ مع احدٍ اِلّا زیدًا یا زیدٍ۔

(۳) تین جملے ایسے مرتب کرو کہ جن میں مستثنیٰ بِاِلّا کا اعراب موقع

کے اقتضاء کے مطابق ہو:-

ماحضر اِلّا تلمیذٌ۔ مارأیتُ اِلّا تلمیذًا۔

ماکتبتُ اِلّا بِالقلمِ۔

مشق نمبر ۱۱۷

اس مشق کے جملے آسان ہیں اس لئے صرف اشعار کا ترجمہ لکھا جاتا ہے:-

(۱۲) اے معین الملک اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو اچھی طرح صبر [برداشت] کرو۔ کیونکہ صبر جمیل کا انجام اچھا ہی ہوتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رات جب اس پر خوب تاریکی چھاجائے تو وہ صبح کی روشنی کی دلیل ہوجاتی ہے +

جب [کوئی خاص] شخص تکلف بغیر تیرا لحاظ نہ رکھے [تکلف سے محض

دکھاوے کے لئے تیرے ساتھ میل جول رکھے] تو تو اسے چھوڑ دے اور اس پر کوئی بڑا افسوس نہ کر جب کہ اخلاصِ محبت طبیعت میں نہ ہو، تو تکلف سے آئی ہوئی محبت میں کوئی خیر نہیں ہے۔

اگر تو مجھ سے قریب ہوگا تو میری محبت بھی تیرے قریب آتی جائیگی، اور اگر تو مجھ سے دُور ہوگا تو مجھے بھی اپنے سے دُور ہوتا دیکھے گا۔ [حقیقت یہ ہے] کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی زندگی میں اپنے بھائی سے [ہر ایک دوسرے سے] بے نیاز ہے۔ اور ہم جب مر جائیں گے تو اور زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۱۱۸ (قرآن سے)

(۱) اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچالے (۲) [اے پیغمبرؐ!] کہا کرو اے اللہ! ملک کے مالک تو [اپنا ملک] جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے اور [اپنا] ملک جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں [سب] بھلائی ہے۔ تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۳) اے اسرائیل [یعقوبؑ] کی اولاد! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی تھیں۔ (۴) اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف راضی ہو کر اور اس کی پسندیدہ ہو کر لوٹ جا (۵) ہم نے کہا اے آگ! تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی [بے ضرر] ہو جا (۶) اے یوسفؑ! اے بڑے راستباز! ہمیں سات موٹی گایوں کی نسبت فتویٰ دیجئے [تعبیر بتلائیے]

جنھیں دوسری سات لاغر گائیں کھا رہی ہیں - اور سات سبز خوشوں اور دوسرے خشک [خوشوں کی] نسبت بھی [فتوای دیجیے] (۷) اے ہارونؑ کی بہن ! [اے مریمؑ !] نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا نہ تیری ماں بدکار تھی - (۸) [ہارونؑ نے موسیٰؑ سے] کہا اے میری ماں کے بیٹے ! [اے میرے بھائی] میری داڑھی مت پکڑ نہ میرا سر [نہ میرے سر کے بال پکڑ] (۹) اسمٰعیلؑ نے ابراہیمؑ [کو] کہا، اے ابا جان ! آپ وہ کر ڈالیں جس کا آپ کو [اللہ کی طرف سے] حکم دیا جاتا ہے [یعنی مجھے ذبح کر ڈالیے] اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر لوگوں میں سے پائیں گے (۱۰) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (۱۱) انھوں نے [فرشتوں نے] کہا تو پاک ہے ہمیں تو اور کوئی علم نہیں مگر وہی علم جو تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے۔ بیشک تو ہی تو ہے بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا - (۱۲) حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستری [درست ہے] نہ گالی گلوچ نہ لڑائی جھگڑا ۔

مشق نمبر ۱۱۹ (اردو سے عربی)

(۱) یا عبدَ الکریمِ لِمَ لا تَجتَهِدُ اَنْ تکونَ فائزًا فی الامتحانِ السَّنَوِیِّ (۲) یا ابنَ عمٍّ تیقَّظْ کلَّ یومٍ صباحًا وامْشِ مَعِیَ الی الصَّلٰوۃِ (۳) یا بَنِی الحاجِّ اسمٰعیلَ اتَّبِعُوْا اٰباءَکُمُ الصَّالِحِیْنَ وکُوْنُوْا خُلَفَاءَ راشدینَ- (۴) اَیُّهَا الشُّبَّانُ افْهَمُوا القُراٰنَ الحکیمَ واعْمَلُوْا بِهِدایتِهٖ، فَاِنَّ فی هٰذا لَفَلَاحَکُمْ وفلاحَ قومِکُمْ (۵) یا تلمیذُ اِنْ تَقْرَءْ هٰذا الکتابَ وتحفَظْ [مافیهِ] یَکْفِكَ فی عِلمِ الصَّرفِ والنَّحوِ (۶) لا کتابَ اَنْفَعُ

من القرآن الحکیم (۷) لا کتاب عندی ولا قِرطاس (۸) لا وسیلۃ للنجاۃ افضل من توحید اللہ ۔

مشق نمبر ۱۲۰ (من القرآن)

(۱) اور کافروں نے کہا اس قرآن کی طرف کان نہ لگاؤ اور اس کے درمیان فضول بکواس کیا کرو شاید تم غالب آجاؤ (۲) اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو [سب کو] اللہ کی طرف بلاتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو مسلمین [اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکانے والوں] میں سے ہوں۔ اور بھلائی اور برائی [درجے میں] مساوی نہیں ہو سکتی ہیں۔ تم ایسے طریقہ سے مدافعت کرتے رہو جو بہترین طریقہ ہو [ایسا کرو گے] تو ناگہاں [ایسا معلوم ہوگا] کہ وہ شخص کہ تمہارے اور اس کے درمیان عداوت تھی گویا ایک بڑا گہرا دوست ہو گیا ہے۔ لیکن یہ طریقہ حاصل نہیں ہوتا مگر انہی لوگوں کو جو صبر [اور ضبط] کیا کرتے ہیں اور یہ طریقہ نہیں میسر آتا مگر بڑے نصیب والے کو۔ اور اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی وسوسہ محسوس ہو تو [شیطان مردود سے] اللہ کی پناہ طلب کیا کرو (۳) تو جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ [بڑے اطمینان سے] کہے گا، ہاں لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو میں نے تو [پہلے ہی] سمجھ لیا تھا کہ میں ضرور اپنے [اعمال کے] حساب کے روبرو ہونے والا ہوں [میرے اعمال کا حساب ضرور میرے سامنے پیش آنے والا ہے] پس وہ پسندیدہ عیش [جنت کی زندگی] میں ہوگا۔ (۴) اور لیکن جس کے بائیں ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش مجھے اپنا

نامۂ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے! اے کاش وہی (دنیاوی زندگی) فیصلہ کُن ہو جاتی [اسی پر سب معاملہ ختم ہو جاتا] مجھے میرا مال بھی کچھ کام نہ آیا، میرا دبدبہ بھی برباد ہو گیا۔ (۵) [شعیبؑ نے موسیٰؑ سے] کہا، میرا ارادہ ہے کہ اس بات پر کہ تم آٹھ سال میری مزدوری کرو اپنی ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں۔ (۶) اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو۔ اور اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ اللہ کی رحمت سے کوئی نا امید نہیں ہوتا ہے مگر کافر لوگ [جو اللہ کو نہیں مانتے]۔

مشق نمبر ۱۲۱

(امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اپنے سپہ سالار کو خط لکھا)

جب تم کوچ کرو اپنے ساتھیوں پر چلنے میں تشدد نہ کرو اور اپنی قوم کو غصہ نہ دلاؤ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کرو۔ اور عدل و انصاف کا استعمال رکھو اور ظلم و جور [بے انصافی] اپنے پاس پھٹکنے نہ دو۔ یہ حقیقت ہے کہ جس قوم نے ظلم کیا وہ [کبھی] کامیاب نہیں ہوئی اور نہ اپنے دشمن پر انہیں فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ اور جب تم فتح پا جاؤ تو نہ کسی شیر خوار بچے کو قتل کرو نہ بوڑھے کو نہ عورت کو نہ کسی طفل [نابالغ بچے] کو نہ کسی کھجور کے درخت کو چھیڑو نہ کھیتی کو آگ لگاؤ نہ کسی پھلدار درخت کو کاٹو اور جب تم کسی کے ساتھ معاہدہ کرو تو بے وفائی [خلاف ورزی] نہ کرو اور جب تم نے باہم صلح کر لی تو اُسے نہ توڑو۔ اور تمہارا گزر ایسے

لوگوں پر بھی ہوگا جو گرجا گھروں میں تارک الدنیا ہوں گے۔ جنھوں نے اللہ کے لئے دنیاوی لذائذ سے کنارہ کشی اختیار کی ہے، تو ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہوگئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے [اپنے حال پر] چھوڑ دو اور خانقاہوں کو نہ توڑو اور نہ انھیں قتل کرو۔ والسّلام

مشق نمبر ۱۲۲ (طُغرائی کے اشعار)

(۱) میرے اپنے نفس [شخصیت] کی قدر شناسی نے اس کی [اپنے نفس کی] قیمت بڑھادی ہے۔ اس لئے میں نے اسے ارزانی قدر اور اوچھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

(۲) [یاد رکھ] سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے معتمدین میں سے سب سے زیادہ تیرا قریب ہے [یعنی اکثر ایسا ہوتا ہے]، اس لئے لوگوں سے جو کنارہ کرا اور [صرف] رسمی طور پر ان سے میل جول رکھا کر [یعنی کسی پر پورا اعتماد نہ رکھا کر]۔

موسمِ بہار کی تعریف میں ابو تمام حبیب بن اوس کے اشعار

(۱) اے میرے دو دوستو! اپنی نظروں کو دور تک دوڑاؤ۔ تم روئے زمین کو [سطح زمین کو] دیکھو گے [اس پر] کیسے نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔

(۲) تمہیں ایسا آفتابی روز روشن نظر آئے گا جسے ٹیلوں کے پھولوں نے ایسا آراستہ [اور ٹھنڈا] کردیا ہے گویا وہ ماہتابی دن بن گیا ہے۔

(۳) وہ ٹیلے ایسے ہوگئے ہیں کہ ان کے باطن [اندرونی] ان کے ظاہر [سطح] کے لئے ایسے

پھول گھر گھر کر نکال رہے ہیں کہ ان سے دلوں میں روشنی پہنچنے لگتی ہے۔

(۴) [یوں تو] دنیا ایک گزر بسر کرنے کی جگہ ہے مگر جب فصلِ بہار آتی ہے تو وہ ایک تماشاگاہ بن جاتی ہے ۔

مشق نمبر ۱۲۳

(ایک خط ایک لڑکی کی طرف سے اپنی ماں کو جب وہ [لڑکی] مدرسہ پہنچ جاتی ہے)

میری مخدومہ امّی جان!

سلام اور اچھے آداب آپ کی بیٹی کی طرف سے پیش ہیں۔ بعد ازاں مَیں عرض کرتی ہوں کہ آپ کے پاس میرے وجود کی غیر حاضری کی وجہ سے میرا دل آپ سے غیر حاضر نہیں ہے کیونکہ آپ ہر وقت میرا خیال اور میرے افکار کا مرکز بنی ہوئی ہیں ۔ [ہر وقت آپ کی ذات میرے دل اور دماغ میں موجود ہے]۔

امّی جان! مَیں جب مدرسے پہنچی تو میرا دل گھبرانے لگا اور دنیا میری نظروں میں اندھیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اب مَیں پھر کبھی آپ کے دیدار حاصل نہیں کروں گی ۔

تو اُستانیوں نے میری حالت کو تاڑ لیا* اور میرے سامنے علم و ادب کے فوائد پیش کرنے لگیں اور مجھے جتلانے لگیں کہ لڑکی کی تربیت [پرورش] ان دونوں چیزوں کے بغیر مکمل ہی نہیں ہو سکتی ۔ تو مجھے خیال آیا کہ میری ماں اور کچھ نہیں چاہتی مگر صرف یہ کہ وہ مجھے ایک ایسی مکمل [تربیت یافتہ] لڑکی دیکھے جو ہر دیکھنے والے کو مسرور کر دے [جس کی خوبیوں سے ہر شخص خوش ہو جائے] بس اس [خیال] میں اور اس

* اور میرے سامنے علم اور ادب کے فوائد بیان کرنے لگیں

[فہمایش] میں میرے لئے اچھی خاصی تسلی اور تسکین [پیدا] ہوگئی۔ [بس اتنی تسلی آتے ہی] میری ہمت پریشانی اور غم کے گڑھے سے نکل کر اٹھ کھڑی ہوئی اور میرا دل مُرجھانے کے بعد پھر کشادہ [تروتازہ] ہوگیا۔ اس کے بعد بحمد اللہ میں نے تو تعلیم و تہذیب کے میدان میں ایک بڑا فاصلہ طے کرڈالا۔ اب تو مجھے کسی بات کی کمی [ضرورت] محسوس نہیں ہوتی بجز آپ کی نیک دعاؤں کے، کہ میری کوشش کامیابی سے قرین ہوجائے اور میں آپ کو مُنہ بتانے کے لائق ہوجاؤں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز فرمائے، والسلام۔

آپ کی بیٹی فلانہ

مشق نمبر ۱۲۴

(جواب)

میری پیاری [بیٹی] وعلیکِ السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمیں تمھارا خط مورخہ فلاں تاریخ کا موصول ہوا۔ اور اس سے ہمارے دلوں کو کچھ اطمینان حاصل ہوا۔ کیونکہ تمھاری جُدائی نے ہم سب کی خوشی کو رنج سے اور ہماری راحت کو مشقت سے بدل دیا تھا خصوصًا میں تمھاری ماں تو ایک عرصے تک رات اور دن دونوں آنسو بہاتی رہی اور ہم اسی حال میں رہے یہاں تک کہ تمھارا خط ہمیں ملا جو تمھارے مسرت بخش حالات کا اظہار کرتا ہے۔ نیز تم نے جو کچھ صبرِ جمیل اور اشغالِ مدرسیہ کا شوق اختیار کیا ہے اس کی بھی تشریح کر رہا ہے۔ اس لئے ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دُعا کی کہ وہ تمھیں ہمیشہ عافیت کے لباس میں [آراستہ] رکھے اور تمھیں خوب ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمھیں بہت قریب میں تمھاری منزلِ مقصود تک پہنچائے اور

تمام آفات سے محفوظ رکھے ، والسلام۔

تمھاری والدہ فلانہ

مشق نمبر ۱۲۵

(ذیل کی عبارت میں نعت حقیقی اور سببی میں امتیاز کرو)

قاہرہ ایک بڑا شہر ہے جو اپنی رونق اور خوبصورتی میں بہت سے یورپی شہروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور ابھی پچھلے دنوں میں اس کے باشندوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اس میں بہت سے کشادہ میدان اور گھنے باغات ہیں اور جب تم اس کے اطراف میں چکر لگاؤ گے تو ایسے محلات نظر آئیں گے جن کی عمارتیں بہت اونچی ہیں۔ اور مسجدیں جن کے قبے بہت بلند ہیں اور محلے جن کے راستے کشادہ ہیں۔ نیز تمھیں بہت سے کارخانے اور تجارت کی منڈیاں اور کام کرنے والے ملیں گے۔

ہر موسم سرما میں دولتمند سیاح بہت سرد ممالک سے یہاں آپہنچتے ہیں تو جبتک وہ چاہتے ہیں اس کے صاف ستھرے آسمان کے نیچے قیام کرتے ہیں اور اس کی معتدل اور عمدہ ہوا سے مستفید ہوتے ہیں ؛

مشق نمبر ۱۲۶

(آنے والے جملوں میں نعت۔ خبر اور حال میں تمیز کرو)

(۱) کسی کی ملاقات کے لئے نہ جایا کرو۔ جب کہ آسمان مینہ برسا رہا ہو۔ تاکہ تم بھیگے کپڑوں اور لتھڑے ہوئے جوتوں میں اسکے سامنے نہ جاؤ۔ کیونکہ یہ بڑا عیب ہے ؛

(۲) امامِ عادل [منصف مزاج سردار یا بادشاہ] اس باپ کی مانند ہے جو اپنے بچوں پر بڑا شفیق ہے۔ جو بچپن میں ان کی مدد کرتا رہتا ہے اور بڑے پن میں انکی رہنمائی کرتا رہتا ہے ۔

(۳) سنگترے کا ذائقہ لذیذ ہے۔ اس کی بُو اچھی ہے اور سردی کے میووں میں دیرپا میوہ ہے ۔

(۴) سکونت کے لئے شور و غل سے بھرے مقامات کی نسبت خاموش مقامات زیادہ اچھے ہیں ۔

مشق نمبر ۱۲۷

خالی جگہوں میں مناسب صفتیں رکھو۔ مثلاً :-

(۱) الصَّافِیْ (۲) الکَدِرُ [میلا۔گدلا] (۳) الحَسَنَۃُ یا الطَّیِّبَۃُ (۴) الغَنَّاءُ۔ الکثیرۃُ الاَوْرَاقِ (۵) الصَّدُوْقُ (۶) الکَثِیْفُ۔ (۷) الضَّیِّقُ (۸) الصَّالِحِیْنَ (۹) المَمْلُوْءَۃُ بِالضَّوضَاءِ (۱۰) العَامِلِیْنَ یا المُجَاھِدِیْنَ ۔

مشق نمبر ۱۲۸

خالی جگہوں میں کوئی مناسب موصوف رکھو۔ مثلاً :-

(۱) الرِّجَالُ یا المجاھدون (۲) مَعْدِنٌ (۳) الغَضَبُ (۴) سحابۃ (۵) النَّجْمُ یا النَّیازَکُ (۶) مَطَرٌ۔

مشق نمبر ۱۲۹ ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے اسماء صفت نعت واقع ہوں مثلاً :-

(۱) العرب قومٌ کریمةٌ طِباعُهم (۲) فی الحدیقة اَشجارٌ باسِقةٌ فروعُها (۳) عُمَرُ رجلٌ سخیٌّ (۴) هٰذا خطیبٌ مؤثّرٌ کلامُه (۵) جاءَ ولدٌ نظیفةٌ ملابسُه (۶) مُدیرُ المدرسةِ حسنٌ هندامُه (۷) طلعَ فی السّماءِ نجمٌ ساطعٌ نورُه (۸) فی هٰذهِ العمارةِ طبقاتٌ عالیاتٌ ۔

مشق نمبر ۱۳۰

ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے اوصاف نعت سببی واقع ہوں۔ مثلاً :-

(۱) جاءَ ولدٌ عاقلٌ اخوهُ (۲) فی المسجدِ منارةٌ شاهقٌ بناءُهٗ (۳) هٰذه صورةٌ جمیلٌ اِطارُها (۴) هٰذا بیتٌ واسعٌ صحنُه (۵) جاءنی زیدٌ المسافرُ ابوهُ غدًا (۶) اکرمتُ الولدَ المحسنَ ابوهُ ۔

مشق نمبر ۱۳۱

ذیل کے جملے میں نعت مفرد کو تثنیہ اور جمع سے تذکیر و تانیث دونوں صورتوں میں تبدیل کرو :-

(تثنیہ) عَدُوّانِ عاقِلانِ خیرٌ مِنْ صَدِیقَیْنِ جاهِلَیْنِ ۔

عَدُوَّتانِ عاقِلَتانِ خیرٌ مِنْ صَدِیقَتَیْنِ جاهِلَتَیْنِ ۔

(جمع) الاعداءُ العاقلونَ خیرٌ مِنَ الاَصدقاءِ الجاهلینَ ۔

العَدُوّاتُ العاقلاتُ خیرٌ مِنَ الصَّدِیقاتِ الجاهلاتِ ۔

ذیل کے جملوں میں مفرد نعوت کو جملہ وصفیہ میں تبدیل کرو :-

(۱) مَرَرْتُ بِحَیٍّ اِنهدمَ بالسُّکّانِ (۲) سمعتُ صوتًا یُطرِبُ ۔

(۳) نَالَتْ مِصْرُ مَنْزِلَةً تَعْلُوْ
(۴) سَقَيْتُ كَلْبًا يَلْهَثُ
(۵) قَلِيْلٌ دَائِمٌ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ يَنْقَطِعُ
(۶) اِقْبَلْ نُصْحًا يَنْفَعُ مِنْ اَخٍ مُخْلِصٍ

وصفی جملوں کو مفرد نعوت میں تبدیل کرو مثلاً:۔

(۱) قَابَلْتُ وَلَدًا صَابِحًا
(۴) شَاهَدْتُ قِطَارًا سَرِيْعَ السَّيْرِ
(۲) سَمِعْتُ خَطِيْبًا مُؤَثِّرًا فِيْ سَامِعِيْهِ
(۵) عَطَفْتُ عَلٰى فَقِيْرٍ عَفِيْفِ النَّفْسِ
(۳) اُحِبُّ كُلَّ عَامِلٍ مُتْقِنٍ عَمَلَهٗ
(۶) رَكِبْتُ بَاخِرَةً جَمِيْلَةَ الْغُرَفِ

آنے والے جملوں میں حال کو نعت سے بدل دو مثلاً:۔

(۱) جَاءَتْ بِنْتٌ تَضْحَكُ
(۳) ظَهَرَ النُّوْرُ السَّاطِعُ
(۲) رَكِبْتُ حِصَانًا مُسْرَجًا
(۴) اَبْصَرْنَا الْبَرْقَ اللَّامِعَ

ذیل کے ہر ایک جملے میں اس طرح تغیر کرو کہ جو الفاظ خبر ہیں وہ نعت بن جائیں۔ مثلاً:۔

(۱) اَلْحُجْرَةُ النَّظِيْفَةُ جُدْرَانُهَا
(۳) اَلدَّرْسُ الْمَفْهُوْمُ مَعْنَاهُ
(۲) اَلْحَدِيْقَةُ النَّاضِرَةُ اَزْهَارُهَا
(۴) نَهْرٌ نَاصِعٌ بَيَاضُهَا

مشق نمبر ۱۳۲

(۱) چھ جملے ایسے مرتب کرو کہ ہر ایک جملہ نعت حقیقی پر مشتمل ہو۔ اور صفتیں تذکیر وتانیث اور افراد وتثنیہ وجمع میں مختلف ہوں مثلاً:۔

جاءَ رجلٌ صالحٌ	جاءت امرءَةٌ صالحةٌ
جاءَ رجلانِ صالحانِ	جاءت امرءَتانِ صالحتانِ
جاءَ رجالٌ صالحون	جاءَ یا جاءت نِسْوَةٌ صالحاتٌ

(۲) چھ جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک نعت سببی پر مشتمل ہو۔ اور صفتیں تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع میں مختلف ہوں جیسے :-

رأیتُ ولدًا صالحًا ابوہ	رأیتُ امرءَةً صالحةً اُمُّها
〃 ولدَیْنِ صالحَیْنِ اَبَواهُما	〃 امرءَتَیْنِ صالحتَیْنِ بنْتَاهُما
〃 اولادًا صالحِیْنَ آباءُهم	〃 نِسْوَةً صالحاتٍ بناتُهُنَّ

(۳) چھ جملے ایسے بناؤ جن میں سے تین میں نعت کی جگہ جملہ اسمیہ اور تین میں جملہ فعلیہ ہو مثلاً :-

ھٰذا رجلٌ اخوہ صادقٌ۔ ذانِکَ رجلانِ اُختَاھُما صادقتان
جاءنی رجلٌ اَبَوَاہُ صالحانِ۔
تلک بنتٌ تضحکُ۔ تانِکَ بنتانِ تضحکانِ۔ ھٰؤلاءِ بناتٌ یضحکْنَ۔

(۴) چھ جملے ایسے بناؤ کہ ان میں سے تین میں جملہ اسمیہ اور دوسرے تین میں جملہ فعلیہ حال واقع ہوئے ہوں مثلاً :-

جاءَ حامدٌ وھو راکبٌ۔ رأیتُ فاطمةَ وھی راکبةٌ۔ جاءتِ النِّسْوَةُ

وهُنَّ ضَاحِكَاتٌ - جاء رشيدٌ يضحكُ - جاءت فاطمةُ تضحكُ - جاءت النسوةُ يضحكنَ ۔

---

(۵) چھ جملے ایسے بناؤ کہ ان میں سے پہلے تین میں جملہ اسمیہ اور دوسرے تین میں جملہ فعلیہ خبر واقع ہوں مثلاً :

هذا الولدُ اخوهُ تاجرٌ	هذا الولدُ يقرءُ الكتابَ
هذانِ الولدانِ ابوهما تاجرٌ	هذانِ الولدانِ يقرءانِ
هؤلاءِ الأولادُ ابوهم تاجرٌ	هؤلاءِ البناتُ يلعبنَ

مشق نمبر ۱۳۳ (اردو سے عربی)

لی حجرةٌ - ليست حجرتى بضيقةٍ ، بل هى حجرةٌ واسعةٌ جميلةٌ ملوّنةٌ جدرانُها مرتفعٌ سقفُها - فيها اربعةُ شبابيكَ طولُ كلٍّ منها ذراعانِ وعرضُهُ ذراعٌ ونصفٌ - كلُّ شُبّاكٍ مرصّعةٌ فيه قطعٌ من الزجاجِ الشفافِ كى لا تمتنعَ دخولَ النورِ اذا أُغلِقَ - لحجرتى بابٌ واسعٌ ارتفاعُهُ ثلثةُ اذرعٍ - ومصراعاه جميلانِ جدًّا - فى حجرتى منضدةٌ كبيرةٌ مستطيلةٌ منقوشةٌ جوانبُها الاربعةُ - اضعُ عليها الكتبَ بالترتيبِ سديدٍ وامامَها كراسىُّ جالسًا عندها - [وفى حجرتى] كرسيانِ صنعُهما ونسجُهما جميلٌ فى الغايةِ وسريرٌ حسنٌ منقوشةٌ قوائمُهُ وعليه فرشٌ نظيفٌ منظرهُ لطيفٌ جدًّا وفى جانبٍ مرآةٌ كبيرةٌ مذهّبةٌ

إطَارُهَا وَمَاعَدَا الْأَشْيَاءَ الْمَذْكُورَةَ فِي جِهَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ صَغِيرَةٌ مُدَوَّرَةٌ يَسُرُّ النَّاظِرِينَ مَنْظَرُهَا۔ وَيَكُونُ مَوْضُوعَةً فِي عَيْنٍ وَسْطِهَا ظُرُوفٌ جَمِيلٌ (مِزْهَرَةٌ [گلدان]۔ جَمِيلَةٌ) مُذَهَّبَةُ أَطْرَافِهَا۔ يَأْتِي الْبُسْتَانِيُّ كُلَّ صَبَاحٍ بِرَيَاحِينَ مُخْتَلِفَةِ الْأَلْوَانِ وَيُزَيِّنُهَا فِيهِ [يَا فِيهَا]۔ وَلِهٰذَا صَارَتْ حُجْرَتِي كَأَنَّهَا غُرْفَةٌ مِنْ غُرَفِ الْجَنَّةِ۔ أَسْكُنُ فِيهَا مُسْتَرِيحًا وَأَنَامُ مُطْمَئِنًّا۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ ✦ ✼ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَرَمِهٖ

مشق نمبر ۱۳۴

آنے والی عبارتوں میں تاکید اور موکد کو پہچانو اور اعراب لگاؤ۔ اور تاکید لفظی و معنوی میں فرق کرو۔ اس عبارت کا ترجمہ :۔

(۱) محنتی کارگزار کی تمام لوگ تعریف کرتے ہیں۔

(۲) تمام ملک [حکومت] صرف اللہ کے لئے ہے۔

(۳) تو ہی تو ان پر [اپنے بندوں پر] نگہبان تھا۔

(۴) میں نے بذاتِ خود باغ کے درختوں کو جانچا [خوب غور سے دیکھا] تو سب ہی کو پھلدار پایا۔

(۵) اپنے ماں اور باپ دونوں کی فرمانبرداری کر اور اپنے تمام بھائیوں پر مہربانی کیا کر۔

(۶) خبردار خبردار! چغلخوری سے بچتا رہ۔

(۷) قاصد بذاتِ خود خوش خبری لئے ہوئے واپس آیا۔

(۸) میں کشتی پر اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ سوار ہوا۔

(۹) ہاں ہاں! ابھی مجرم اپنی سزا پالے گا۔

(۱۰) میں نے بذاتِ خود اس کے ساتھ اس سے زیادہ ہمدردی کی جتنی اس کے دونوں بھائیوں نے اس کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔

(۱۱) بے کاری سے بیچارہ بیچارہ۔

(۱۲) نماز کھڑی ہوگئی نماز کھڑی ہوگئی۔

(۱۳) بے شک معلّم اور طبیب کی جب قدر نہ کی جائے تو وہ [دل سے] خیر خواہی نہیں کرتے ہیں۔

(۱۴) جب گھر والا [گھر کا بزرگ] دف بجانے لگے تو گھر کے تمام لوگوں کا شیوہ ناچنا ہو جاتا ہے [بڑے کسی برائی کی ذرا سی ابتدا کر دیں تو چھوٹے بے خوف ہو کر بہت زیادہ کرنے لگتے ہیں]۔

(مِنَ القرآن)

(۱۵) سب کے سب فرشتے [آدمؑ کے سامنے] جھک گئے مگر ابلیس [نہ جھکا] اُس نے جھکنے والوں کا ساتھی ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ (۱۶) بے شک جب زمین ریزہ ریزہ کر دی جائیگی اور تمہارا پروردگار اور صف بستہ فرشتے نمودار ہو جائیں گے۔ (۱۷) اور جو کچھ بھی بھلائی تم نے اپنے خود کے لئے پہلے سے پیش کردی ہوگی تو اللہ کے ہاں اسے بہترین حالت اور بہت بڑے اجر کی صورت میں پاؤگے۔ (۱۸) تو [اے اللہ!] جب تُو نے میری زندگی پوری کر دی [تو میرے بعد] تُو ہی تو ان پر نظر رکھنے والا تھا۔

مشق نمبر ۱۳۵ ۱- ہر جگہ میں تاکید معنوی کے لئے جو لفظ مناسب سمجھو وہ رکھو مثلاً:-

(۱) کُلُّهٗ (۲) كِلَاهُمَا (۳) كِلْتَيْهِمَا (۴) أَنْتَ (۵) جَمِيعَهُم (۶) نَفْسُهٗ

ہر خالی جگہ میں کوئی مناسب مؤکَّد رکھو۔ مثلاً:-

(۱) اَلْعُقَلَاءُ (۲) بُيُوتُ مِصْرَ كُلُّهَا۔ (۳) لَا لَا أُفْشِيْ (۴) يَدُ لَهٗ۔

(۵) اَلصِّدْقَ الصِّدْقَ (۶) وَالِدَيْكَ (۷) اَلطَّبِيْبُ (۸) نَحْنُ۔

ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے الفاظ تاکید معنوی سے مؤکَّد کئے گئے ہوں

اس طور سے کہ یہ الفاظ کبھی مرفوع ہوں کبھی منصوب کبھی مجرور مثلاً:-

جَاءَ الْحَاكِمُ نَفْسُهٗ۔ رَأَيْتُ الْحَاكِمَ نَفْسَهٗ۔ سَلَّمْتُ عَلَى الْحَاكِمِ

نَفْسِهٖ۔ عَادَ الْمُسَافِرُوْنَ كُلُّهُمْ۔ اِسْتَقْبَلْنَا الْمُسَافِرِيْنَ كُلَّهُمْ۔

مَرَرْتُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ كُلِّهِمْ۔ اَلْبُسُطُ الشَّرْقِيَّةُ كُلُّهَا جَمِيْلَةٌ۔

اِشْتَرَيْنَا الْبُسُطَ الشَّرْقِيَّةَ جَمِيْعَهَا۔ جَلَسْنَا عَلَى الْبُسُطِ الشَّرْقِيَّةِ كُلِّهَا

لَمْ تَحْضُرِ الْفَتَاةُ الْمُهَذَّبَةُ نَفْسُهَا بَلْ أَرْسَلَتْ أُخْتَهَا۔ اَلْجَوَادَانِ

كِلَاهُمَا قَائِمَانِ۔ اسی طرح باقی جملے بنالو۔

ذیل کے جملے سے چار مثالیں اسم، فعل اور حرف اور جملے کی تاکید کی بناؤ

"لَا يَنْجَحُ الْكَسْلَانُ"

جیسے لَا يَنْجَحُ الْكَسْلَانُ الْكَسْلَانُ۔ لَا يَنْجَحُ لَا يَنْجَحُ الْكَسْلَانُ۔ لَا لَا

يَنْجَحُ الكسلانُ - لا يَنْجَحُ الكسلانُ لا يَنْجَحُ الكسلانُ ۔

مشق نمبر ۱۳۶

ذیل کے جملوں میں ضمائر متصلہ، بارزہ اور مستترہ کی لفظی تاکید کرو مثلاً :-

(۱) اُكْتُبُوا انتم (۲) انتما (۳) انتم يا اياكم (۴) انا (۵) اَنْتُنَّ۔
(۶) نَحْنُ يا اِيَّانا (۷) هُوَ (۸) اَنْتَ ۔

مشق نمبر ۱۳۷

ضمائر مرفوعہ بارزہ اور مستترہ کی تاکید معنوی نفس اور عین سے کرو مثلاً :-

(۱) انت نَفْسُكَ (۲) انتم انْفُسُكُمْ (۳) انتِ نَفْسُكِ (۴) انتُنَّ انْفُسُكُنَّ
(۵) انا نَفْسِيْ (۶) انتما انْفُسُكُما (۷) هو عينُه (۸) انتم اَعْيُنُكُمْ ۔

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُثَنّٰی کو کِلا اور کِلْتا سے مؤکد کرو اس طرح کہ پہلے جملے میں مرفوع ہو دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور۔ جیسے :-

جاء اَخَوَاهُ كِلاهُما - رأيتُ اَخَوَيْهِ كِلَيْهِما - مررتُ بِاَخَوَيْهِ كِلَيْهِما۔
جاءت اُخْتاهُ كِلْتاهُما - " اُخْتَيْهِ كِلْتَيْهِما - " بِاُخْتَيْهِ كِلْتَيْهِما۔

(۲) تین جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک نفس یا عین کی تاکید پر مشتمل ہو اس طرح کہ پہلے جملے میں مؤکد جمع مذکر سالم ہو، دوسرے میں جمع مؤنث سالم اور تیسرے میں جمع تکسیر (جمع مکسر) جیسے :-

حضر المسلمون اَنفسھم۔ حضرت المسلمات اَعْیُنُھُنَّ۔ حضر یا حضرت الشھود اَنفسھم۔

(۳) تین جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک کُلٌّ یا جَمِیْعٌ کی تاکید پر مشتمل ہو۔ اور پہلے جملے میں مؤکَّد مفرد ہو دوسرے میں جمع مذکر سالم تیسرے میں جمع مؤنث سالم۔ جیسے:۔

قرأت الکتابَ کُلَّہٗ۔ حضر المسلمون کلّھم یا جمیعُھم۔ حضرت المعلِّماتُ کُلُّھنّ یا جمیعُھُنَّ۔

(۴) چار جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک ضمیر مرفوع پر مشتمل ہو جو نفس یا عین سے مؤکّد ہو۔ پہلے دو جملوں میں ضمیر متصل بارز ہو اور دو میں ضمیر مستتر جیسے:۔

اَبَوَاہُ حضرا اَنفسُھما۔ القضاۃُ حضروا اَعْیُنُھُم۔ القاضی حضر نفسُہ۔ المعلِّمۃُ حضرت نفسُھا +

تنبیہ:۔ مشق نمبر ۱۳۹ کی یہاں تشریح کی ضرورت نہیں ہے +

مشق نمبر ۱۴۰

آنے والے جملوں میں بَدَل اور مُبْدَل منہ کو الگ الگ پہچانو۔ اور بدل کی قسموں کی تعیین کرو:۔

(۱) اُمُّ المُؤْمِنِیْنَ [ایمان والوں کی ماں] عائشہ رضی اللہ عنہا [اللہ ان سے راضی ہو] روایتِ حدیث میں ایک سند [مانی جاتی] تھیں [اس میں ام المؤمنین

مبدل منہ اور عائشہ بدل الکل ہے]۔

(۲) پانچویں صدی ہجری میں ابو حامد غزالی دین کے بہت بڑے آدمیوں میں سے ایک تھے [ابو حامد مبدل منہ اور غزالی بدل الکل] ہے۔

(۳) گرجا [یعنی] اس کا منارہ منہدم ہوگیا [اس میں بیعۃ مبدل منہ ہے اور مَنَارہ بدل البعض ہے]۔

(۴) اکثر سیّاح وادیٔ ملوک [یعنی] اس کے مقبروں کی زیارت کے لئے گئے [اس میں اکثرھم اور مقابر بدل البعض ہیں۔ وادی الملوک مبدل منہ ہے]۔

(۵) ہمیں شہر نے [یعنی] اس کی عمارتوں نے تعجب میں ڈال دیا اور سڑکوں نے [یعنی ان کی صفائی نے] ہمیں خوش کردیا [اس میں أَبْنِیَۃ بدل البعض ہے اور نظافۃ بدل الاشتمال ہے]۔

(۶) کتاب [یعنی] اس کا غلاف پارہ پارہ [ٹکڑے ٹکڑے] ہوگیا [اس میں غلاف بدل الاشتمال ہے]۔

(۷) ہم نے انگور [یعنی] اس کے پھل کاٹے اور ہم نے باغ کو [یعنی اس کے] دروازے کو بند کردیا [اس میں عِنَب اور باب بدل البعض ہیں]۔

من القرآن

(۱) ہمیں سیدھے راستہ پر چلا [یعنی] ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں۔[صراط الذین بدل الکل ہے پہلے صراط کا]۔

(۲) بے شک پرہیزگار لوگ امن والے مقام میں [یعنی] باغوں اور

چشموں میں ہوں گے۔ [اس میں مقامٍ امینٍ مبدل منہ اور جنّاتٍ بدل الکل ہے]۔

(۳) اور نماز قائم کرو [کہ نماز ترک کرکے] مشرکین میں نہ شامل ہو جاؤ [یعنے] ان لوگوں میں سے [نہ بنو] جنھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے اور خود گروہ گروہ ہوکر رہ گئے۔

[اس میں من المشرکین مبدل منہ ہے اور من الّذین فرّقوا اس سے بدل الکل ہے]۔

(۴) مگر جس نے توبہ کی [باز آگیا] اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کی بالکل حق تلفی نہ ہوگی، [یعنے] ہمیشگی کے باغوں میں [داخل ہوں گے] جن کا خدائے رحمٰن نے غیب سے اپنے [نیک] بندوں سے وعدہ کرلیا ہے۔

[اس میں جنّۃ مبدل منہ اور جنّاتِ عدنٍ بدل الکل ہے]۔

(۵) تمہارے رب کی طرف سے ایک معاوضہ کے طور پر ایک انعام کے طور پر ٹھیک حساب سے [یہ انعام ہوگا اس پروردگار کی طرف سے] جو آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے سب کا مالک ہے اور بڑا ہی مہربان ہے۔

[اس میں جزاءً مبدل منہ ہے عطاءً اور حساباً بدل الکل ہیں۔ اسی طرح ربّك مبدل منہ ہے اور ربّ السّمٰوات الخ اور الرّحمٰن بدل الکل ہیں]۔

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب بدل سے پُر کرو مثلاً:-

(۱) ثَمَرُهَا (۲) هواؤُهَا (۳) صَوْتُهُ (۴) امواجُه

(۵) تذكيرُهُ يا بيانُه (۶) أَثمارُهُ يا اريجه (۷) نجومُها

(۸) أحمدُ يا اور کوئی نام +

مشق نمبر ۱۴۲

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب مبدل منہ سے پُر کرو مثلاً:-

(۱) القلمُ (۲) الاقدامُ (۳) التلامذةُ (۴) الشجرةَ

(۵) الواعظُ (۶) نَهرُ النيلِ (۷) البلد (۸) الشوارعُ

(۹) السراجُ (۱۰) ليلاً +

مشق نمبر ۱۴۳

ایسے جملے بناؤ جن میں سے ہر ایک بدل اور مبدل منہ پر مشتمل ہو جو ذیل کے کلمات میں سے مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے چُن لئے جائیں مثلاً:-

أَعجبني الشُبّاكُ زُجاجهُ - نضجت النخلةُ بلحُها - أُحبُّ الخادمَ أمانتَه - اولُ الخلفاءِ ابوبكرٍ الصديقُ رض - نعم الطائرُ ريشهُ - يُعجبني النمرُ جراءتُه - طابَ الثعلبُ جلدُه - الامامُ ابوحنيفةَ كان أفقهَ الناسِ في استنباطِ المسائلِ وأورعَهم في عصرِه +

مشق نمبر ۱۴۴

بدل الکل کی تین مثالیں اس طور پر پیش کرو کہ ایک بار مرفوع ہوں ایک بار منصوب اور ایکبار مجرور ہوں۔ اسی طرح بدل البعض اور بدل الاشتمال کی مثلاً :- هٰذَا اخوكَ زَيدٌ۔ رأيتُ اخاكَ زيدًا۔ الكتابُ لِاَخِيكَ زيدٍ۔ حَسُنَ الغلامُ وَجْهُهٗ - رأيتُ الغلامَ وَجْهَهٗ۔ نظرتُ الى الغلامِ وَجْهِهٖ۔ جرى النهرُ ماءُهٗ۔ رأيتُ النهرَ ماءَهٗ۔ سَبَحْتُ فِي النهرِ ماءِهٖ۔

تنبیہ :- پہلے بدل الکل کی مثالیں ہیں پھر بدل البعض کی پھر بدل الاشتمال کی ۔

تنبیہ :- مشق نمبر ۱۴۵، اور ۱۴۶، آسان ہیں۔ اس لئے انھیں یہاں نہیں لکھا گیا ۔

مشق نمبر ۱۴۷ - ذیل کے جملوں میں ہر ایک حرفِ عطف کے بعد کوئی مناسب معطوف رکھو مثلاً :- (۱) مدرسةً (۲) حِمارًا (۳) فَصًّا[1] (۴) عِنَبًا (۵) اَسْئِلَةً (۶) الوِلْدَانُ (۷) العُلَمَاءُ (۸) جُدْرانَهٗ۔

مشق نمبر ۱۴۸ - ذیل کے جملوں میں خالی مقامات میں معطوف علیہ رکھو :-
(۱) نظمِ الشاعرُ (۲) الاُمراءُ (۳) مِيلًا (۴) غدًا (۵) مكتوبًا (۶) يَوْمًا۔

مشق نمبر ۱۴۹ - مختلف جملوں کے اندر الفاظ "اَبْوَاب" اور "شَبَابِيك" کے درمیان حروفِ عاطفہ ایک کے بعد ایک داخل کرو اور دونوں لفظوں کو حالتِ رفعی نصبی وجری میں لاؤ :- اُغْلِقَتِ الاَبْوَابُ والشَّبَابِيكُ۔ اَغْلَقْتُ ... وَ... لَنَا حاجةٌ فى .... وَ .... اسی طرح فَ، ثُمَّ، اَوْ وغیرہ تمام حروفِ عاطفہ یکے بعد دیگرے داخل کرو ۔

مشق نمبر ۱۵۰ (عربی سے اردو)

(۱) تیرا کسی شئے سے محبت کرنا [تجھے] اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے [یعنے محبت کی وجہ سے

[1] فَصّ - نگینہ ۔

تُو اس چیز کے عیبوں کو نہ دیکھ سکتا ہے نہ سُن سکتا ہے] (۲) شریروں سے میل جول رکھنا بہت بڑے خطروں میں سے ایک خطرہ ہے (۳) عرب کی مہمان نوازی دنیا میں مشہور ہے۔ (۴) کربلا کے اندر حالتِ مظلومیت میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کے مقتول ہونے [شہادت] نے مجھے غمگین کر دیا (۵) میں خانگی مدرسہ میں گیا تو طلباء کا وطنی گیت گانا مجھے بہت پسند آیا۔ (۶) لوگوں کا علماء کو عزت دینا اور نیک باتوں میں ان کی پیروی کرنا قوم کی ترقی کا باعث ہوا کرتا ہے اور وطن کی خوشحالی پیدا کرتا ہے۔ (۷) اسلام پانچ چیزوں پر بنا کیا گیا ہے:۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور نماز کی پابندی کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور حج کرنا۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بھائی [کسی مسلمان] کو دیکھ کر [خوشی سے] مُسکرا دینا ایک صدقہ [ثواب کا کام] ہے۔ اور اچھی بات کی ہدایت کر دینا ایک خیرات ہے اور بُرائی سے روکنا ایک خیرات ہے اور کمزور بینائی والے کی مدد کر دینا تیرے لئے ایک خیرات ہے اور راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی [وغیرہ تکلیف دینے والی چیزیں] ہٹا دینا تیرے لئے ایک خیرات ہے (۹) کیا فلسطین میں مسلمانوں کا یہودیوں کے ہاتھ جائدادیں بیچنا جہالت نہیں ہے ؟ کیونکہ یہ معاملہ درحقیقت یہودیوں کو اس پاک سرزمین سے مسلمانوں کے نکال دینے پر قادر بنا دینا ہے جس میں صحابہؓ کی یادگار ہے اور جس میں مسلمانوں کے متعلق اماکن مقدسہ کے احترام اور تیرہ سو سال سے ان [مقامات] کی حفاظت کی شہادت موجود ہے۔ (۱۰) ذرا صبر کر کیونکہ سختی کے بعد آسانی [ضرور] ہے۔ اور ہر ایک کام کے لئے ایک وقت ہے اور ایک تدبیر ہے۔ اور سب کی حفاظت کرنے والے [خدا] کو ہمارے حالات پر نظر ہے اور ہماری تدبیر کے اوپر اللہ تعالیٰ کی تقدیر [ہر کام کا اندازہ] مقرر ہے۔ ◆

مشق نمبر ۱۵۱

(۱) اگر بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ اللہ کی طرف سے دفع فرمانا نہ ہوتا تو ساری زمین [دنیا] تباہ ہو جاتی۔ (۲) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی دوا اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت آگئی (۳) اے میری قوم! اگر میرا [وعظ و پند کے لئے] کھڑا رہنا اور اللہ کی آیتوں [نشانیوں] سے تمہاری یاد دہانی اور نصیحت کرنا تمہیں شاق گزرتا ہے تو [تمہاری مرضی] میں نے تو [اپنا معاملہ] اللہ پر سونپ دیا ہے (۴) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام [مکہ کی مسجد] کی خدمت کرنا اس شخص کے [کام] کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لا چکا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ [تمہارا یہ خیال غلط ہے] وہ سب مساوی نہیں ہو سکتے ہیں [بلکہ مؤخر الذکر کا درجہ بہت اونچا ہے] (۵) ان [کفارِ مکہ] کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹی بجانے اور تالیاں بجانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوا کرتی تھی (۶) ابراہیمؑ کا اپنے [کافر] باپ کے لئے بخشش مانگنا صرف ایک وعدے کے سبب سے تھا جو انھوں نے اس سے کر لیا تھا۔ (۷) [دشوار گزار راستہ طے کر لینے سے یہ مراد ہے] کسی کی گردن کھول دینا [غلام کو آزاد کر دینا] یا بھوک کے دنوں میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی فاقہ کش مسکین کو کھانا کھلا دینا۔ پھر یہ کہ وہ [ایسا کارِ خیر کرنے والا] ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لا چکے ہیں اور صبر و برداشت کی باہم وصیت کرتے ہیں اور رحم و ہمدردی کی بھی باہم وصیت کرتے رہتے ہیں۔ بس وہی برکت والے لوگ ہیں۔ (۸) رومی لوگ [عرب کے] قریب کی زمین میں [ایرانیوں سے] ہار گئے اور [مگر] وہ اپنے مغلوب ہو جانے کے بعد چند ہی سالوں میں

[ایرانیوں پر] غالب آجائیں گے ۔

مشق نمبر ۱۵۲ (قرآن سے)

(۱) کیا اللہ [تعالیٰ و برتر] اپنے بندے [کی مدد کے لئے] کافی نہیں ہے؟ (۲) پس اللہ ہی کی پرستش کرو اس طرح کہ خالص اس کی بندگی تمہارے مدنظر رہے [کسی اور کی خوشی یانا خوشی کا بالکل خیال نہ رہے] (۳) ہر ایک نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے (۴) [ملکۂ سبا بلقیس نے کہا] میں ان [سلیمانؑ] کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ بھیجے ہوئے قاصد کس چیز [کس جواب] کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ (۵) [کافروں نے کہا] کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں؟ (۶) کیا اس نے تمام معبودوں کو [سمیٹ کر] ایک ہی معبود بنا رکھا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب [ناقابل فہم] بات ہے۔ (۷) جن لوگوں کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں ان کے لئے بڑی بھاری مصیبت ہے (۸) بیشک میں اس شخص کے لئے بڑا بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے (۹) اس میں ہر صابر شکر گزار کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۱۰) [موسیٰ نے کہا اے رب!] میرا بھائی ہارونؑ مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اسے بھی میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے (۱۱) اگر تو مجھے مال و اولاد کے اعتبار سے کمتر دیکھتا ہے تو [کوئی مضائقہ نہیں] مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ عطا فرمائے گا۔ (۱۲) وہی خدا ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں ایک پیغمبر ان ہی میں سے بنا بھیجا جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے [یعنے اخلاق درست کرتا ہے] اور انھیں کتاب [قرآن] اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے پیشتر وہ لوگ کھلی گمراہی میں [بھٹک رہے] تھے ۔

مشق نمبر ۱۵۲ (اشعار کا ترجمہ)

تمام نبیوں میں سب سے اچھا نبی جس کے متعلق توراۃ و انجیل نے اس کے زمانے سے پیشتر ہی [اس کی آمد کی] خبر دیدی تھی۔ جو اپنی ہتھیلی میں سخت پتھر کو گویا کر دینے والا اور اپنی خوش بیانی کے مقابلہ میں بڑے بڑے خوش بیانوں کو گونگا بنا دینے والا ہے۔ اور اپنے حسن کے مقابلے میں روشن چاند کو اس کے کامل ہونے کی صورت میں بھی ماند کر دینے والا اور اپنے احسان کے مقابلے میں ابر کو بھی شرما دینے والا ہے۔

زمانے کو اس کی طبیعت [کے اقتضا] کے خلاف جو شخص مجبور کرنے والا ہو [کرنا چاہتا ہو] وہ گویا پانی میں آگ کی چنگاری تلاش کرنے والا ہے۔ اور جب تو محال چیز کی امید کرتا ہے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ تو ایک لڑھکنے والے کنارے پر امید کی عمارت بنا رہا ہے۔
[درحقیقت] زندگی ایک نیند ہے اور موت ایک بیداری ہے اور آدمی ان دونوں کے درمیان ایک گزر جانے والا خیال [ہی خیال] ہے۔
خوف و خطر کے موقع پر تو سخت چٹان سے بھی زیادہ سخت ہو جا اور اطرافِ عالم میں ایک مثل [کہاوت] سے زیادہ سیر کرنے والا بن جا۔ شیریں مذاق بھی رہ، تلخ مزاج بھی رہ، نرم بھی تند بھی، سخت بھی منکسر بھی رہ، اور بڑا داؤں پیچ والا بھی رہا کر۔ مہذب، تیز فہم، پاک طینت، خوش طبع اور بہادر بنا رہ۔ مگر ڈرپوک اور کم ہمت نہ ہونا۔
اور جس شخص کے لباسوں میں پرہیز گاری کے جوڑے نہ ہوں، وہ ننگا ہے، اگرچہ [بظاہر] عمدہ عمدہ پوشاکوں سے ڈھکا ہوا ہو۔

مشق نمبر ۱۵۴

(۱) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں [بولیوں] اور تمہارے رنگوں کا جُدا جُدا ہونا [بھی اس کی قدرت کی خاص] نشانیوں میں سے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان باتوں میں تمام جہان والوں کے لئے [اس کے وجود اور اس کی قدرت کی] بے شمار نشانیاں [شہادتیں] موجود ہیں۔ (۲) اُس [سلیمانؑ] کے لئے وہ جو چاہتے تھے شاندار عمارتیں اور تصویریں حوضوں کی مانند بڑے بڑے لگن اور گڑی ہوئی دیگیں [وغیرہ] وہ [ان کے جِنّات] بنادیا کرتے تھے۔ اے آلِ داؤد! شکر گزاری اختیار کرو۔ میرے بندوں میں تھوڑے ہی شکر گزار بندے ہیں۔ (۳) [ملکہ سبا نے] کہا یقینی بات ہے کہ سلاطین جب کسی گاؤں میں [فاتحانہ طور پر] داخل ہوتے ہیں تو اسے [جوشِ انتقام میں] برباد کر دیتے ہیں اور اس گاؤں کے معزز لوگوں کو ذلیل بنا ڈالتے ہیں۔ (۴) [لقمانؑ نے کہا] اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم رکھ۔ اچھی باتوں کا حکم دیا کر اور بُری باتوں سے روک دیا کر اور [اس کی وجہ سے] تجھ پر جو تکلیفیں آپڑیں انھیں برداشت کر لے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام [معمولی نہیں ہے بلکہ] بڑے عزم کا ہے اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیمی کر۔ بے شک سب سے مکروہ آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (۵) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی کئے ہم انھیں جنّت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ کام کرنے والوں کا اجر بڑا اچھا ہے۔ (۶) پاک [نیک طینت] عورتیں پاک مَردوں کے لئے اور پاک مرد، پاک عورتوں کے لئے ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۵ (اشعار کا ترجمہ)

کہاں ہیں وہ غلام جنہیں تو نے ذخیرہ بنا رکھا تھا؟ کہاں ہیں حمایتی اور کہاں ہیں آبدار شمشیریں اور نیزے؟ کہاں ہیں شہسوار سپاہی؟ اور غلاموں [خادموں] نے کیا کیا [کہاں چلے گئے؟] کہاں ہیں تیز تلواریں اور مقام خط کے بنے ہوئے باریک دھار والے نیزے؟ کہاں ہیں تیر انداز کیا تو روکا نہیں گیا [تجھے بچایا نہیں گیا] ان کی نیزوں کی مدد سے؟ جبکہ موت کے تیر ترکش سے نکل کر تیری طرف آئے۔ وہ صورتیں کہاں گئیں جو تروتازہ تھیں؟ جن کے سامنے پردے اور چلمنیں لگائی جاتی تھیں؟ ان سب کو دفن کے جانے کے بعد ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا، تمہارے تخت و تاج اور قیمتی پوشاکیں اب کہاں ہیں؟

کیا تیرا چھوٹا سا خال، گلاب کے چھوٹے سے پھول میں ذرا سے مشک سے بنایا ہوا ایک چھوٹا سا نقطہ ہے؟ یا ایک پیارے رخسار میں بنایا ہوا ایک چھوٹا نقش ہے؟

اور وہ چاشت کے وقت چمکنے والا تیرا مکھڑا ہے! یا [برج] سعد میں ایک چھوٹا سا چاند ہی ایک پیارا سا لڑکا ہے یا چھوٹی سی ہرن ہے ایک چھوٹی سی قبا کے اندر؟ جو چھوٹے سے شیر کی مانند خوفناک حملہ کرنے والا ہے۔

تنبیہ:- اسم تصغیر میں اکثر چھوٹے پن کے معنے ہوتے ہیں، کبھی پیار کے لئے تصغیر ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۱۵۶ (اشعار کا ترجمہ)

(۱) وہ مشرق کی جانب رخ کر کے چلی اور میں مغرب کی جانب۔ مشرق کی طرف جانے

والے میں اور مغرب کی طرف جانے والے میں بہت بڑا بُعد ہے۔

(۲) مَیں تو اپنے دشمنوں کے پڑوس میں رہ گیا [یعنے دنیا میں رہ گیا] اور وہ تو اپنے حقیقی مالک کے پڑوس میں چلا گیا [یعنے گزر گیا] اس کے پڑوس اور میرے پڑوس میں بڑا بھاری فرق ہے۔

(۳) یہ امر بعید ہے کہ وہ میرے ساتھ صلح رکھے اور میں اس سے دشمنی کروں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آزاد طبیعت والا ادیب اپنے زمانے کا لڑا کو [دشمن] سمجھا جاتا ہے۔

(۴) عشق حلال کا واسطہ دے کر میں نے تجھ سے التجا کی کہ اُن باتوں میں بخیلی نہ کر جو میرے دل کا خوش کرتی ہیں۔

(۵) دیکھ! میرے جوشِ محبت سے میری بے قراری دوچند ہو گئی اور اس نے مجھے مجالس کا ایک چرچا بنا رکھا ہے [یعنے لوگ مجھے پاگل سمجھ کر ہر جگہ میرا چرچا کر رہے ہیں]

(۶) بہتیرے بھائی [یعنے دوست ایسے ہیں جنھیں میں نے [اپنے بچاؤ کی] زرہیں سمجھ رکھا۔ تو فی الواقع وہ زرہیں تو ثابت ہوئے مگر [میرے لئے نہیں بلکہ] دشمنوں کے لئے۔

(۷) اور مَیں نے انھیں سیدھا نشانے پر لگنے والا تیر سمجھ رکھا تھا۔ تو درحقیقت وہ ایسے ہی تیر ثابت ہوئے مگر [دشمنوں کو لگنے والے نہیں بلکہ] میرے دل میں لگنے والے۔

(۸) یہ دنیا منہ بھر کر [یعنے خوب پکار کر] کہہ رہی ہے کہ خبردار رہ، خبردار رہ میرے مکر اور میرے اچانک حملے سے۔

(۹) تو [دیکھو] میری مسکراہٹ تمھیں دھوکا نہ دینے پائے۔ کیونکہ میری بات تو ہنسا دینے والی ہے لیکن میرا کام رُلا دینے والا ہے۔

مشقی حکایت کا ترجمہ

ایک بوڑھے شخص نے ایک طبیب سے بدہضمی کی شکایت کی۔ تو حکیم [صاحب] نے کہا جانے دو بدہضمی کو۔ کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر اس نے بینائی کی کمزوری کی شکایت کی تو حکیم [صاحب] نے فرمایا [بڑے میاں] ضعف بصر کو بھی چھوڑیئے، کیونکہ یہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے پھر اس نے کان کے بھاری ہونے کی شکایت کی، تو [حکیم نے] کہا، بوڑھوں سے قوتِ سماعت تو دُور ہی رہتی ہے۔ کیونکہ کم سُنائی دینا بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر نیند کی شکایت کی تو [پھر طبیب نے] کہا، نیند میں اور بوڑھوں میں بڑا بُعد ہے، کیونکہ نیند کی کمی بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر ضعفِ باہ کی شکایت کی، تو [حکیم صاحب نے] فرمایا، باہ کی کمزوری تو بوڑھوں کے پاس دوڑتی آتی ہے، کیونکہ ضعفِ باہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر تو بڑے میاں نے [بگڑ کر] اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ہی لو اس احمق کو اور تم ہی اپنے [گلے] لپٹا لو اس جاہل کو اور سنبھالے رہو اس غبی [کم فہم] کو جسے ذرا بھی سمجھ نہیں ہے۔ اس میں اور طوطے میں سِوا انسانی صورت کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ان دو لفظوں کے سِوا کچھ بول ہی نہیں سکتا۔ تو حکیم [صاحب] نے مُسکرا دیا اور فرمایا، بڑے میاں غصہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے ❖

سبق نمبر ۵۷ کے بقیہ اشعار کا ترجمہ

اگرچہ اصل کتاب میں اشعار پر نمبر نہیں لگے ہیں. لیکن یہاں نمبر لگا کر ترجمہ کیا گیا ہے:

(۱) مجھ پر ایسی مصیبتیں ڈالی گئی ہیں کہ اگر وہ [روشن] دِنوں پر ڈالی جائیں تو وہ [اندھیری] راتیں بن جائیں۔

تنبیہ:۔ یہ شعر حضرت علی یا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے کہ رسول اللہؐ کی تدفین کے بعد کہا گیا تھا۔ اس میں مَصَائِب اور لَیَالِی غیر منصرف ہیں۔ لیکن ضرورتِ شعری سے ان پر تنوین پڑھی گئی ہے +

(۲) اس نے ایک زمانے تک محبت کو چھپائے رکھا پھر [آخر کو] ظاہر کر ہی دیا۔ اور صبح کی تو عشق کی اطاعت میں اور شام کی [تو اس کی غلامی میں]۔

(۳) اے وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ احسان کرنے میں سب سے بڑھ کر ہے اور بھول چوک کرنے والے کے ساتھ سب سے زیادہ چشم پوشی کرنے والا ہے۔

(۴) میں آپ کے عہد کو بھول گیا اور بھول [ایک ایسا جرم ہے جو] قابلِ درگزر ہے۔ پس آپ معاف کر دیں، کیونکہ سب سے پہلا بھولنے والا شخص وہ ہے جو سب سے پہلا انسان [آدمؑ] ہے۔ [یعنے سب سے پہلے بھول حضرت آدمؑ سے ہوئی تھی]۔

(۵) میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مائل ہو رہے ہیں اس کی طرف جسکے پاس مال ہے۔

(۶) اور جسکے پاس مال نہیں ہے تو لوگ اس کی طرف سے منہ موڑ رہے ہیں۔

(۷) اگر تم کسی ایسے شخص کے ساتھ [گفتگو میں] مُبتلا کر دیئے جاؤ جس کے پاس اخلاق کا [نام و نشان] نہیں ہے۔ تو [اس وقت] تم ایسے [گونگے بہرے]

بن جاؤ گویا تم نے کچھ سُنا ہی نہیں اور اس نے کچھ کہا ہی نہیں۔

(۸) تم پر سلام! کیا تم اپنے عہد پر قائم ہو؟ یا زمانے نے تمھیں میرے عہدوں کو بُھلا دیا اس لئے تم لگے ان میں خیانت کرنے [عہد شکنی کرنے لگے]۔

(۹) اگر کوئی شائق ملاقات اپنی طاقت سے زیادہ تکلیف لے سکتا تو منبر خود ہی آپ کے پاس چلا آتا [یعنے منبر کو آپؐ کی دیدار کا اتنا اشتیاق ہے کہ ممکن ہوتا تو خود آپؐ کے پاس دَوڑتا چلا آتا]۔

(۱۰) یا تو آپ اپنے حق کے مطابق مؤاخذہ کر لیجئے [سزا دیجئے] اگر نہیں تو اپنے حِلم سے اس [مجرم] کو معاف کر دیجئے [دونوں باتوں کا آپ کو اختیار ہے]۔

تنبیہ:۔ اس شعر میں لفظ وَاِلَّا دراصل وَاِنْ لَا۔ وَاِلَّا ہے۔ [یعنے اور اگر نہیں تو]۔

(۱۱) اے وہ ذات جس کی یاد سے آفتوں اور مصیبتوں کے عُقدے حل ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) بندوں پر تُو ہی نگہبان ہے اور عالمِ بالا میں تو ہی ایک اکیلا ہے۔

(۱۳) جو تیری فرمانبرداری کرے تُو اسے عزّت دینے والا ہے اور ہر منکر کو ذلیل کرنے والا ہے۔

(۱۴) تیرے ہی پوشیدہ الطاف کے ناموافق زمانے کے مقابلے میں مدد لی جاتی ہے۔

(۱۵) بے شک افکار کے لشکر میرے اس دل پر حملہ کر رہے ہیں۔

(۱۶) پس تُو ہی اپنی قدرت سے میری تکلیف کو دُور کر دے۔ اے وہ [خدا] جو اچھے اچھے انعام اور بخششیں عطا فرمانے کا سزاوار ہے۔

(۱۷) تُو ہی تو سبب بنانے والا اور [ہر کام کو] آسان اور سہل کرنے والا اور تُو

ہی مددگار رہے۔

(۱۸) تو [اے اللہ!] ہمارے لئے قریب میں کشادگی کا سبب بنادے۔ اے میرے خدا دیر نہ کر۔

(۱۹) تو ہی میرا مہربان ہوجا، کیونکہ میں یگانوں اور بیگانوں سے مایوس ہوچکا ہوں۔

(۲۰) پھر درود اور سلام ہو نبی [محمدؐ] پر اور ان کی معزز اور بزرگ آل پر۔

تمّ المفتاح للجزء الرابع من کتاب تسهيل الادب فی لسان العرب يوم الاربعاء الثامن من شهر المحرم الحرام ۱۳۹۶ھ فللّٰه الحمد فی البداية و النهاية والصلوٰة والسلام علی محمد المبعوث الی العالمين رحمةً وهداية وعلی اٰله وصحبه وتابعيه الی يوم القيامة ؁

اَلحَمدُ لِلّٰہ

کتاب "عربی کا معلم" کے چاروں حصے مع ان کی کلیدوں کے شائع کرنے کی توفیق میسر آگئی۔ اگرچہ حالات کے باعث تاخیر بہت ہو گئی اور شائقینِ عربی کو انتظار کی سخت تکلیف برداشت کرنی پڑی جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اس کے توسط سے طالبینِ عربی کے لئے فہمِ قرآن مجید آسان بنادے، آمین۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سینکڑوں خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ بہتیرے شائقین گھر بیٹھے زبانِ عربی اور قرآن مجید سمجھنے کی دولت حاصل کر چکے ہیں۔ متعدد مدارسِ عربیہ اور ہائی سکولوں میں یہ کتاب رائج ہو چکی ہے۔

اس زمانے میں کسی کتاب کی اشاعت و ترویج کے جتنے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اس عاجز سے اس کا عشرِ عشیر بھی نہ ہو سکا۔ مگر یہ ایک عجیب اور خلافِ عادت ہے کہ ہندستان و پاکستان کے ہر گوشے میں یہ کتاب مشہور ہو گئی ہے اور ہر جگہ سے اس کے متعلق بڑی بڑی تعریفیں آرہی ہیں۔ اگر یہ عاجز اس بات پر مسرت آمیز فخر کرے تو بیجا نہیں کہ اس کتاب کے خاص مداحین میں بزرگانِ دین بھی شامل ہیں:-

شیخ الاسلام حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرۃ العلامہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، حضرۃ العلامہ سید مناظر احسن گیلانی اُستاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد (دکن) و دیگر اساتذۂ کبار جامعہ موصوفہ۔

بہرحال اب جبکہ عربی تعلیم، بالکل آسان ہو گئی ہے اس لئے ہر مسلم طالب علم کا فرض ہے کہ وہ عربی سیکھ کر اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کے سمجھنے کی سعادت حاصل کرے۔

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

الله

اساسِ عربی

عربی صرف و نحو کے سلیس قواعد

(مؤلف محمد نعیم الرحمٰن ایم اے)

طول ۱۰ انچ ۔ عرض ۶½ انچ ۔ صفحات ۳۳۲

زبانِ عربی کے قواعد صرف و نحو کی تدوین ایک مستقل فن ہے، اور لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہے۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے اس لئے وہ ہر زبان و مکان کی ضروریات کو مدِّ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں طویل کتب زمانۂ حال کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ایک ایسی عربی گرامر کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جارہی تھی جو طلبہ کو آسان اور جدید اسلوب پر کم سے کم مدّت میں عربی زبان سکھا دے، موجودہ طالبِ علم کی انہی ضروریات کے پیشِ نظر اس کتاب میں عربی قواعد کو نہایت جامع انداز میں اور جدید اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ مسائل کی بحث و ترتیب عربی زبان کے مشہور نحوی تھیچر کی عربی گرامر پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ائمہ فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک اور زمخشری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کر کے مطالب کو زیادہ واضح اور سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب میں عربی صرف و نحو کے تمام مسائل آگئے ہیں، مسائل کی جامعیت اور فوائد کی کثرت کے باعث امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

قدیمی کتب خانہ ۔ پوسٹ بکس نمبر آرام باغ کراچی